صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 17 فروری 2025ء بمطابق 18 شعبان 1446 ہجری بعداز دوپہر چار بجکر گیارہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْآ اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِO وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَO وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَO اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَO اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

(ترجمہ): اور میں نے جو کتاب بھیجی ہے اس پر ایمان لاؤ یہ اس کتاب کی تائید میں ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود تھی، لہٰذا سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بن جاؤ تھوڑی قیمت پر میری آیات کو نہ بیچ ڈالو اور میرے غضب سے بچو۔ باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں ان کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کے لئے کہتے ہو، مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو کیا تم عقل سے بالکل ہی کام نہیں لیتے؟ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، ایک منٹ جی۔
جناب داؤد شاہ: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے کہ چونکہ اکبر ایوب خان کی ذاتی مصروفیت ہے اور انہوں نے جانا ہے تو میں ان کے دو Bills ہیں، وہ لے لوں تو پھر اس کے بعد اس پہ بات کرتے ہیں، ٹھیک ہے۔ داؤد شاہ! بعد میں اس پہ بات کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا منشیات پر کنٹرول مجریہ 2025 کا ایوان میں متعارف کرایا جانا

جناب سپیکر: Item No. 8. "Introduction of Bill": اکبر ایوب خان ہی کریں گے؟ لاء منسٹر صاحب کریں گے؟ اچھا، جی لاء منسٹر صاحب کریں گے۔
The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Control on Narcotic Substances (Amendment) Bill, 2025, in the House. The Minister for Law, please.
Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Control on Narcotic Substances (Amendment) Bill, 2025, in the House.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون مجریہ 2025 کا زیر غور لایا جانا

(Pak-Austria Fachhochschule Institute Haripur)
Mr. Speaker: Item No. 9. "Consideration of Bill": Mr. Akbar Ayub Khan, MPA, to please move that the Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology Haripur Bill, 2025 may be taken into consideration at once. Mr. Akbar Ayub Khan, MPA, please.
Mr. Akbar Ayub Khan: Thank you, honourable Speaker. I intend to move that the Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology Haripur Bill, 2025 may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Pak- Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology Haripur Bill, 2025 may be taken into consideration at once? Those

who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 & 2 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 & 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 & 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 & 2 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون مجریہ 2025 کا پاس کیا جانا

(Pak-Austria Fachhochschule Institute Haripur)

Mr. Speaker: Item No. 10. 'Passage Stage': Mr. Akbar Ayub Khan, MPA, to please move that the Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology Haripur Bill, 2025 may be passed. Mr. Akbar Ayub Khan, MPA, please.

Mr. Akbar Ayub Khan: Thank you, honourable Speaker. I intend to move that the Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology Haripur Bill, 2025 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Pak- Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology Haripur Bill, 2025 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز مجریہ 2025 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11. 'Consideration of Bill': Mr. Akbar Ayub Khan, MPA, to please move that the Institute of Management Sciences (Amendment) Bill, 2025 may be taken into consideration at once. Mr. Akbar Ayub Khan, MPA, please.

Mr. Akbar Ayub Khan: Thank you, honourable Speaker. I intend to move that the Institute of Management Sciences (Amendment) Bill, 2025 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Institute of Management Sciences (Amendment) Bill, 2025 may be taken into

consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Clauses 1 & 2 of the Bill': Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 & 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 & 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 & 2 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز مجریہ 2025 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12. 'Passage Stage": Mr. Akbar Ayub Khan, MPA, to please move that the Institute of Management Sciences (Amendment) Bill, 2025 may be passed. Mr. Akbar Ayub Khan, MPA, please.

Mr. Akbar Ayub Khan: Thank you, Mr. Speaker. I intend to move that the Institute of Management Sciences (Amendment) Bill, 2025 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Institute of Management Sciences (Amendment) Bill, 2025 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Questions` Hour.

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، مجھے ایک منٹ، سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب داؤد شاہ: سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ جی، میں کوئسچنز لے لوں، کوئسچنز کے بعد پھر پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں، نہیں جی، پھر بہت سارے، دیکھیں آپ نے بات کرنی ہے، ڈاکٹر امجد صاحب نے بات کرنی ہے، داؤد شاہ نے بات کرنی ہے، سہیل آفریدی نے بات کرنی ہے، یہ آج بہت سارے پوائنٹس آف آرڈر ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، میں نے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے، سر، مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ مجھے کوئسچنز لینے دیں ناتو پھر بات ٹھیک ہو جائے گی۔ میں مرزا محمد آفریدی صاحب، سابق ڈپٹی چیئرمین سینیٹ کو اسمبلی ہال میں خوش آمدید کہتا ہوں، ویلکم سر۔ (تالیاں)
کوئسچن نمبر 226 ،جناب سجاد اللہ،ایم پی اے،پلیز۔
جناب سجاد اللہ: شکریہ جناب سپیکر،یہ کوئسچن نمبر 227 ہے یا 226؟
جناب سپیکر: پہلے 226 ہے نا،تو پہلے 226 کو لے لیں۔
* 226 _ جناب سجاد اللہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لوئر کوہستان میں دو عدد پولیس سٹیشنز (تھانہ جات) موجود ہیں؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پولیس اسٹیشنز میں عملہ بھی تعینات ہے؛
(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ پولیس سٹیشنز میں تعینات عملہ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مزید کتنا عملہ ضلع کیلئے درکار ہے اور یہ کمی کب تک پوری کی جائے گی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ ضلع لوئر کوہستان میں صرف دو تھانہ جات موجود ہیں۔
(ب) یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ تھانہ جات میں عملہ تعینات ہے، تھانہ جات میں تعینات نفری کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام تھانہ	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل	ٹوٹل
پٹن	02	02	05	17	26
دوبیر	02	04	05	17	26

(ج) ضلع میں تجویز کردہ تھانہ جات اور چوکیات کیلئے نفری درکار ہے۔(تفصیل ضمیمہ (الف) پر لف ہے)۔
جناب سجاد اللہ: اچھا جی، اس میں میں نے ایک کوئسچن کیا تھا جس کا جواب تو مجھے ملا ہے لیکن انہوں نے خود لکھا ہے کہ یہ نفری آپ کے کوہستان کے لئے ناکافی ہے اور ہم نے اور مانگی ہوئی ہے، تو میں درخواست یہ کروں گا کہ جس طریقے سے 2014 کے بعد ہمارا ڈسٹرکٹ بنا اور ڈسٹرکٹ بننے کے بعد اب تک ہمارے کوہستان، لوئر کوہستان اور کولئی پالس کوہستان اس کو اسی طرح پسماندہ رکھا گیا ہے، تو درخواست یہ ہے کہ

اس کے اوپر کوئی سپیشل کمیٹی بنائیں کیونکہ ہم بار بار ہر ڈیپاٹمنٹ سے یہی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ہمارا آفس نہیں ہے، ڈی پی او کا آفس نہیں ہے، سر، پوچھ لیں، کوئی پاس میں بھی نہیں ہے اور میرے ضلع میں بھی نہیں ہے، سر، ڈی پی او وو کیشنل سنٹر کے اندر بیٹھا ہوا ہے، تو سر، یہ اس طرح کے ضلعے ہیں اور اس طرح ہمیشہ سے ہمارے ساتھ یہ ہوتا رہا ہے، تو سر، نفری کی پوزیشن یہ ہے اور نیچے انہوں نے خود مانا ہے کہ ہمیں دو سو بندے اور چاہئیں، تو سر، میرے ڈسٹرکٹ میں ٹوٹل 225 یا 226 بندے ہیں، نفری ہے، اس سے پورا ضلع کس طرح چلے گا؟ تو سر، یہ مہربانی کریں کہ منسٹر صاحب اس پہ ذرا Floor of the House پہ کوئی کمٹمنٹ دیں۔

Mr. Speaker: Honorable Minister for Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر صاحب، سجاد صاحب کے یہ دو کوئسچنز ہیں اور دونوں ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہیں اور میرے خیال میں دونوں کوئسچنز جو ہیں Same ہی ہیں۔ انہوں نے اپنے علاقے میں جو کوہستان ضلع لوئر کوہستان ہے، وہاں پہ پولیس اسٹیشنز اور ان کی Requirements کے بارے میں سوال پوچھا ہے تو ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اس کو Endorse کیا ہے کہ بالکل وہاں پہ دو تھانے فی الحال موجود ہیں اور وہ Current population کے حساب سے ناکافی ہیں اور مزید دو تھانوں کے لئے انہوں نے Proposal تیار کی ہے اور اس کے ساتھ تین چوکیاں، تو اس کے اوپر Already کام ہو چکا تھا لیکن چونکہ وہ شیڈول ریٹس وغیرہ جو Revised ہو چکے ہیں تو اس کے اوپر ہوم ڈیپارٹمنٹ نے دوبارہ آر پی او صاحب اور جو Concerned DPOs ہیں، ان کو لیٹرز لکھے ہیں کہ اس کے اوپر آپ Revised estimate کے ساتھ آپ آجائیں، تو اس کے ساتھ جتنی بھی Attached sanctioned posts ہیں، ان کی Requirements بھی انہوں نے بنائی ہوئی ہیں، تو ایک پی سی ون تیار ہو جائے گا، اس کی Revision ہو جائے گی، تو ان شاء اللہ یہ کمٹمنٹ ہے کہ اس کے اوپر کام ہو رہا ہے، Under process ہے جی۔

جناب سپیکر: یہ کب تک ہو جائے گا؟

وزیر قانون: Timeline تو میں نہیں دے سکتا سپیکر صاحب، بہر حال جو نہی آر پی او صاحب کی طرف سے Revised estimates آجاتے ہیں تو اس کے اوپر Probably کہ اگلے بجٹ میں اس کو Reflect کر دیں یا کوئی طریقہ بنا دیں جی۔

جناب سپیکر: یہ آپ معزز ایم پی اے کو Ensure کرا سکتے ہیں؟ On behalf of government?

وزیر قانون: سر، میں Timeline تو نہیں دے سکتا لیکن میں ان کو ڈائریکشن بھی دوں گا اور میں نے Already ان سے بات بھی کر لی ہے، چونکہ یہ کوئسچن Already دو مہینے پہلے بھی Deferred ہو چکا تھا، تو میں نے ان کو یہی بتایا کہ اب تک تو آر پی او صاحب سے Revised estimate آجانا چاہیئے تھا، تو میری ان کو دوبارہ بھی ڈائریکشنز ہیں کہ اس کے اوپر فوری وہ عمل درآمد کریں اور اس کو Expedite کر دیں تاکہ اس کو Upcoming ADP میں وہ Reflect کیا جاسکے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل ایم پی اے صاحب۔

جناب سجاد اللہ: Thank you very much, Sir. یہ جو دوسرا کوئسچن نمبر 227 ہے، یہ تھوڑا عام سا تھا، میں اس کے اوپر تھوڑا بولنا بھی چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: چلیں ہم اس کو بھی ساتھ Club کر لیتے ہیں۔ کوئسچن نمبر 227، جناب سجاد اللہ، ایم پی اے، پلیز۔

Mr. Sajad Ullah: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: یہ دونوں کو Combine کر لیتے ہیں، یہ ایک ہی جیسے ہیں۔

* 227 _ جناب سجاد اللہ: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لوئر کوہستان میں صرف دو پولیس سٹیشنز (تھانہ جات) ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا دو پولیس سٹیشنز پورے ضلع کے لئے کافی ہیں یا مزید پولیس سٹیشنز بنانے کی ضرورت ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، ضلع کوہستان لوئر میں دو ہی تھانہ جات ہیں۔

(ب) ضلع ہذا میں مزید دو پولیس اسٹیشنز اور تین چوکیات کا قیام ناگزیر ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ تھانہ دوبیر بالا۔

2۔ تھانہ کیال۔

چوکیات

1۔ چوکی نبیل قلعہ۔

2۔ چوکی کوز کبر جیجال۔

3۔ چوکی رانولیاء

اس نسبت دفتر ہذا سے قبل ازیں بھی خط و کتابت کی گئی کہ چھٹی نمبر 491/SRC مورخہ 08/11/2022 کو دفتر ریجنل پولیس آفیسر ہزارہ ریجن ایبٹ آباد ارسال کیا گیا جو اس نسبت دفتر ریجنل پولیس آفیسر ہزارہ نے چھٹی انگریزی نمبری 27167/GC مورخہ 10-11-2022 کو کوآرڈینیشن یونٹ پشاور ارسال کیا اور اس نسبت مذکورہ دفتر نے چھٹی نمبری CU/DW 1-10/ مورخہ 23-12-2022 کو Cost estimate لگا کر ہوم ڈیپارٹمنٹ نے پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کو ارسال کیا۔ مذکورہ تجویز کو عملی شکل دینے کے لئے کوآرڈینیشن یونٹ انسپکٹر جنرل آف پولیس بحوالہ لیٹر نمبر 01-05/سی یو/ڈی ڈبلیو مورخہ 08-01-2025 برائے Revised تخمینہ لاگت حصول زمین و تعمیرات ایک خط ڈی پی او کوہستان کو لکھ چکا ہے تاکہ مذکورہ تجویز کو ADP 2025-26 میں شامل کیا جائے۔

جناب سجاد اللہ: سر، یہ جو جس طرح ابھی منسٹر صاحب نے بات کی، یہ سلسلہ آج کا نہیں ہے، یہ ہمارے ساتھ 2017 سے ہر سال یہی ہمیں سمجھایا جاتا ہے کہ اگلی اے ڈی پی میں ہم نے آپ کے لئے اتنا بجٹ رکھا ہے اور اس جواب میں بھی یہی لکھا گیا ہے کہ 2025-26 کی اے ڈی پی میں یہ Planned ہے، لہذا میری درخواست یہ ہے کہ اس کو Specially کیونکہ میں جب سے ایم پی اے بنا ہوں تو میرے تین ڈی پی اوز Change ہو گئے، تیسرا ڈی پی او ابھی آیا ہوا ہے سر، وہاں کوئی آفیسر ڈیوٹی نہیں کر سکتا، نفری نہیں ہے، آفس نہیں ہے، ان کے لئے مطلب کچھ بھی رہائش نہیں ہے۔ سر، پچھلے ڈی پی او کی رہائش پہ میں گیا، قسم خدا کی مجھے ترس آیا، مطلب کہ جب ایک ڈی پی او اس پوزیشن میں ہو اور وہ اس طریقے سے رہ رہا ہو تو وہ کوہستان میں کس طرح Survive کرے گا؟ تو سر، میری درخواست آپ سے یہ ہے کہ اس کوسچن کو سٹینڈنگ کمیٹی ریفر کر دیں، ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کے اوپر کوئی لائحہ عمل طے کریں گے، یہ تو 2017 سے نو دفعہ لکھ کر دیئے گئے ہیں، نو دفعہ، میرے پاس ایک ایک لیٹر کی کاپی ہے، تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی ریفر کریں، اگر ہمارے کوہستان کے تینوں ضلعے اس صوبے کے ہیں تو سر، ہمارے ساتھ کم از کم اس طرح کا رویہ اختیار نہ کیا جائے، مہربانی کریں اور اس کو Kindly اگر سٹینڈنگ کمیٹی ریفر کر دیں، ہم بیٹھ کر ان شاء اللہ وتعالیٰ، کیونکہ کوہستان کا مسئلہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، اس ایشو کو بہترین طریقے سے حل کریں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، اس کے اوپر ہم کیا کہہ سکتے ہیں، میرے خیال میں جواب سے تو ان کو مطمئن ہو جانا چاہیئے تھا اور اگر وہ کہتے ہیں تو کر لیں، اس کے اوپر ووٹنگ کر لیں۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے نا آنریبل منسٹر، کہ خالی ڈائریکشنوں سے کام نہیں چلتا، 2017 سے یہ پینڈنگ ہے، آپ نے تین ضلعے بنا دیئے، اگر آپ ان کو کوئی چیز دے نہیں رہے تو ضلعے بنانے کا فائدہ کیا ہوا؟ وہاں تو لوگ الٹا عذاب میں پڑ گئے ہیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر، ان کا حق ہے، ریفر کر دیں، ٹھیک ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: یہ دونوں کو کسچنز ریفر کر دوں؟

وزیر قانون: سر، Same ہی ہیں، تقریباً۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Questions No. 226 and 227 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

(مغرب کی اذان)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Both the Questions are referred to the concerned Standing Committee. Question No. 362, Ms. Shehla Bano, MPA. Health. Ms. Shehla Bano, MPA. please

* 362 _ محترمہ شہلا بانو: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہزارہ ڈویژن کے ہسپتالوں میں کتے اور سانپ کے کاٹنے کے علاج کے لئے ویکسین موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع وائز ہسپتالوں میں موجود ویکسین کے سٹاک کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ویکسین کہاں سے خریدی جاتی ہے اور پاکستان میں اس کی لیبارٹری کہاں واقع ہے؛

(iii) نیز خیبر پختونخوا میں اس لیبارٹری کا قیام کب عمل میں لایا جائے گا اور اب تک خیبر پختونخوا میں اس کی لیبارٹری کیوں نہیں ہے؛

(iv) موجودہ وقت میں صوبے کے ہسپتالوں میں کتنا سٹاک ہے، ہسپتال وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب احتشام علی (مشیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) ہزارہ ڈویژن کے ہسپتالوں میں موجود ویکسین کے سٹاک کی تفصیل لف ہے۔ (ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ii) مذکورہ ویکسین نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ (NIH) اسلام آباد سے خریدی جاتی ہے، NIH کا جون 1965 میں قیام ہوا اور یہ لیبارٹری اسلام آباد میں واقع ہے۔

(iii) 2017 میں خیبر پختونخوا میں PHRL (Public Health Reference Lab) پبلک ہیلتھ لیب نیٹ ورک قائم کیا گیا تھا لیکن بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے خیبر پختونخوا میں مذکورہ ویکسین نہیں تیار کی جاتی۔

(v) موجودہ وقت میں صوبے کے ہسپتالوں میں جو سٹاک موجود ہے، اس کی تفصیل لف ہے۔ (ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم گئی)۔

محترمہ شہلا بانو: شکریہ جناب سپیکر، میرا کوسچن ہیلتھ منسٹر صاحب سے ہزارہ ڈیژن کے ہسپتالوں میں Dog bite اور سانپ کے کاٹنے کے علاج کے سلسلے میں موجود ویکسین پر تھا، تو یہ جو سٹیٹسٹیکل ڈیٹا مجھے دیا گیا ہے، اس میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے کسی آفیسر، کوئی بھی ہو، تو اس کے سائن نہیں ہیں، جو ڈیٹا مجھے دیا گیا ہے، اس وجہ سے یہ ڈیٹا کوئی اتنا Authentic نہیں لگ رہا کہ یہ بغیر کسی سائن کے شیئر کر دیا گیا ہو، جیسے خود ہی لکھ دیا گیا ہے، تو یہ ڈیٹا کس نے دیا ہے؟ اس کی Authenticity ہم کہاں سے Establish کریں؟ ڈی جی (ہیلتھ) سے پوچھیں، سیکرٹری ہیلتھ سے پوچھیں کہ یہ Data authentic ہے یا نہیں؟ جو Present stock مجھے دیا، اس میں انہوں نے مجھے بتایا ویکسین اور Antivenin کی Purchased slip اس میں نہیں ہے، Batch number اس میں نہیں ہے اور ڈیٹیل نہیں ہے، جیسے Manufacturing date اور Expiry date وہ نہیں ہے اس میں اور Antivenin اور جو ویکسین ہے، یہ جلدی Expire ہو جاتی ہے، Rabies کے لئے یا Antivenin، تو اگر Date گزرنے کے بعد لگائی جائے تو یہ Deadly ثابت ہو سکتی ہے، کسی بھی مریض کے لئے، تو یہ جو اس میں 2017 میں خیبر پختونخوا کہا گیا کہ PHRL پبلک ہیلتھ ریفرنس لیب نیٹ ورک قائم کیا گیا جس کا کام ویکسین بنانا تھا، جس کا بجٹ ہی Allocate نہیں کیا گیا اور انسانی زندگیوں کو خطرے میں ڈالا گیا، 2017 میں PHRL کا آپ نے قیام کیا اور 19-2018 میں جب آپ کی فیڈرل گورنمنٹ تھی تو NIH ویکسین اور Antivenin کا جو پراجیکٹ تھا، اس کو ان کی اپنی فیڈرل گورنمنٹ

نے اس دور میں بند کر دیا اور انڈیا سے اس کو امپورٹ کرنے کا پلان کیا گیا جو کہ شاید کامیاب نہ ہو سکا، جس کی وجہ سے پورے ملک میں ویکسین کی Shortage ہو گئی اور جس کی وجہ سے پاکستان کے مختلف حصوں میں Rabies کی وجہ سے اموات بھی ہو گئیں، تو یہ ویکسین اور Antivenin جن مریضوں کو لگائی جاتی ہے تو جناب سپیکر، اس کا مکمل ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا ہے جیسا کہ CNIC number, date, phone number.، مکمل پتہ، تو اس میں ایسی کوئی ڈیٹیل جمع نہیں کروائی گئی کہ کتنی Vaccination ہو چکی ہے؟ کتنی لگ چکی ہے؟ یہ Verification نہیں ہو سکتی جس کی وجہ سے کہ کتنا سٹاک ہے؟ کتنا خرچ ہو چکا، کتنا ہے؟ تو اس میں تو عوام کو کوئی ریلیف تو اس طرح مل نہیں سکتا کیونکہ یہ Data authentic نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ نے یہ پوچھا ہی نہیں ہے، جو کوئسچن آپ نے پوچھا ہے، ہم اس پہ Stick کریں گے۔

<u>محترمہ شہلا بانو:</u> جناب سپیکر، یہ Authentic data نہیں لگ رہا ہے، یہ بغیر Signature کے خود ہی لکھ کر شیئر کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اب کوئی بھی جب ڈیٹا یہاں آتا ہے، وہ Concerned department بھیجتا ہے، وہ باقاعدہ Covering letter کے ساتھ ہوتا ہے، Signed and stamped ہوتا ہے، جو چیز یہاں Provide کی گئی ہے وہ ڈیپارٹمنٹ ہی کی طرف سے آئی ہے اور Authentic ہے، اگر اس میں کوئی فرق ہے تو وہ آپ پوائنٹ آؤٹ کر سکتی ہیں۔

<u>محترمہ شہلا بانو:</u> جی جناب سپیکر، میں اگر ایبٹ آباد کی بات کروں تو ایوب میڈیکل کمپلیکس میں یہ چیزیں Available نہیں، ویکسین وغیرہ، تو وہاں پہ Shortage ہے، تو یہ جو انہوں ڈیٹا دیا ہے تو یہ اس نے ہٹ کر دیا ہوا ہے، میں اس سے Agree نہیں کرتی جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کو ایبٹ آباد کا انہوں نے دیا ہوا ہے، بے نظیر بھٹو شہید ہاسپٹل کا۔

<u>محترمہ شہلا بانو:</u> جناب سپیکر، یہ Authentic data نہیں ہے، بس میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ اس میں کوئی Authenticity نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, honourable Minister for Health, please.

<u>جناب احتشام علی (مشیر صحت):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، جہاں تک میری بہن نے بات کی تو ہم نے سارے ہاسپیٹلز میں یہ جو ویکسین کی بات کر رہی ہیں، وہ Available کی ہوئی ہے، کوئی بھی ایسا ہاسپیٹل نہیں ہے ریجنل میں، ریجنل جو سب سے بڑا ہاسپیٹل ہے، جو

Peripheries میں ہمارے جو بی ایچ یوز ہیں، وہاں تک ہم نے یہ ویکسین Available کی ہے، اگر اس میں کچھ کمی بیشی ہے تو ان شاء اللہ ہم اس کو چیک کریں گے اور یہ ویکسین ادھر Ensure کرائیں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ کہتی ہیں کہ انہوں نے جو بھیجی ہے، وہ یہ نہیں ہے، ایبٹ آباد میں Available نہیں ہے۔

مشیر صحت: سر، ایبٹ آباد میں نہیں، جس طرح میں نے کہا کہ ہر ڈسٹرکٹ میں Available ہے، پہلے نہیں تھی۔ اب ان کو Ensure کر یا ہوا ہے کہ سارے بی ایچ یوز میں بھی ہیں، کیٹیگری ڈی ہاسپیٹل میں بھی ہیں اور ڈی ایچ کیوز میں بھی ہیں اور جتنے بھی ہمارے ایم آئی ٹیز ہیں، جس جس ڈسٹرکٹ میں ہیں، اس میں ہم نے یہ Ensure کر یا ہوا ہے، ابھی ہم دوبارہ چیک کر لیں گے، اگر کوئی Deficiency ہے تو اس کو بھی ان شاء اللہ Clear کریں گے۔

جناب سپیکر: ایک منسٹر صاحب، انہوں نے یہ پوچھا تھا (ب) کے جز نمبر (iii) میں، کہ خیبر پختونخوا میں جو لیب ہے، اس کا قیام کب عمل میں لایا جائے گا اور اب تک یہ لیب کیوں نہیں ہے؟

مشیر صحت: سر، چونکہ یہ ویکسین ہم NIH سے جو ہے ناوہ ان سے لیتے ہیں، اس کے لئے ہم نے اپنے صوبے میں جو یہ PHRL ہے تو اس پہ ہمارا کام جاری ہے، ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ یہ ویکسین ہم ادھر ہی تیار کریں تاکہ دوبارہ ہمیں مطلب ہے کہ ادھر ان کے پاس نہ جانا پڑے اور ادھر ہی ہم اس کو جو ہے ناوہ اپنی جو ہماری Facilities ہیں، ان کو Available کر سکیں۔

جناب سپیکر: 2017 میں نیٹ ورک قائم کیا گیا لیکن بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ ویکسین تیار نہیں کی جاتی، تو یہ بڑا Essential ہے، بجٹ جو ہے اس کے لئے آپ۔۔۔

مشیر صحت: سر، ان شاء اللہ بجٹ بھی Available ہے اور اس پہ بھی کام جاری ہے، ان شاء اللہ عنقریب اس پہ بھی ہم ہاؤس کو اعتماد میں لیں گے اور ہاؤس کے سامنے رکھیں گے کہ جو جو چیزیں ہم کر رہے ہیں اور سر، ہماری جو Strategy ہے، تھوڑا سا میں اس پہ ہاؤس کو بھی بریف کر لوں اور میرے خیبر پختونخوا کے لوگ بھی سن لیں، ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں میرٹ کو Ensure کرائیں، ابھی ہم نے ایک Step لیا ہے Rationalization کا، وہ کیا تھا؟ کہ جدھر بھی ہمارے ڈاکٹرز نہیں ہیں اور ایک ہاسپیٹل میں زیادہ ڈاکٹرز ہیں تو ہم اس کی Rationalization کر رہے ہیں کہ

سارے صوبے میں ڈاکٹرز Available ہوں۔ دوسرا جو Step لیا وہ میڈیسن کی Rationalization کا، جو پہلی دفعہ ہوا ہے، تو ہم نے Medicine rationalization پر بھی کام شروع کیا ہوا ہے، HR کی Rationalization پر کام شروع کیا ہوا ہے اور سر، ہم نے پہلی دفعہ Four regions میں RDGs لگوائے اور یہ کس لئے لگوائے ہیں؟ یہ اس لئے لگوائے کہ Service delivery بہتر ہو اور ان کو ادھر آفیسرز دیئے اور وہ RDGs صاحبان جنہیں گریڈ ایک سے لے کر گریڈ سولہ تک پوسٹنگز ٹرانسفرز سارے ان کے حوالے کر دیئے تاکہ ہمارے ساتھ جو ہیلتھ میں کام کر رہے ہیں، ان کو صحیح طریقے سے Facilitate کیا جا سکے۔ اسی طرح صحت کارڈ کے حوالے سے میں بات کروں گا کہ ہم نے اتنی Transparency ensure کرائی ہے کہ پہلی دفعہ یہ ہوا ہے کہ صحت کارڈ میں ہمارے صوبے کو ایک ارب کی بچت ہوئی ہے، Transparency ensure کرائی تو ہمیں جو Liabilities جو پہلے اربوں میں آیا کرتی تھیں، چار پانچ ارب آیا کرتی تھیں، ماشاءاللہ اس دفعہ جو ہے نا اس میں ایک ارب کی کمی ہوئی اور ان شاء اللہ مزید بھی اس کو Transparency کی طرف لے جا رہے ہیں اور جیسے ہی مجھے یہ ذمہ داری دی گئی تو تین مہینوں میں ہم نے تین ڈی ایچ اوز کی کانفرنس کروائی اور ان کو یہ ہدایات دیں کہ جو ہماری ایمر جنسی میڈیسنز ہیں، میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ Hundred percent ہم نے Ensure کرایا ہوا ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ کم از کم Eighty percent ہم نے ایمر جنسی میڈیسن کو اپنے ہاسپیٹلز میں Ensure کرایا ہوا ہے اور ان کو Indicators دیئے ہوئے ہیں کہ آپ نے اپنے ڈسٹرکٹ کو کس طریقے سے چلانا ہے؟ اور جو پہلے یہ شکایات آیا کرتی تھیں کہ ڈی ایچ اوز صاحبان اپنی طرف سے جو ہے نا وہ آرڈر کرتے ہیں میڈیسن، اور اس میں کرپشن ہو رہی ہے، تو خیبر پختونخوا سب سے پہلا صوبہ ہے جس نے ایک Portal launch کیا اور وہ Portal اس پہ جب ڈی ایچ او صاحب اپنا آرڈر Place کر لیتا ہے تو وہ مجھے، میرے سیکرٹری صاحب کو اور وزیر اعلیٰ صاحب کو اس کا پتہ چلتا ہے کہ فلاں ڈی ایچ اوز صاحب نے کون کونسی میڈیسن آرڈر کی ہے اور کس کس کمپنی کی میڈیسنز آرڈر کی ہوئی ہیں؟ تو ان شاء اللہ ہم Transparency ensure کرا رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ ہیلتھ کو ایک ماڈرن ڈیپارٹمنٹ بنائیں۔

جناب سپیکر: بڑا Comprehensive، یہ تو اتنا لمبا اور ماشاء اللہ بڑا، انہوں نے پوری ایک Description آپ کے سامنے بیان کردی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی، ایک سوال کے اوپر، یہ تو Appreciate کرنا چاہیئے۔

مشیر صحت: تھینک یو سر، کوشش کر رہے ہیں کہ ہیلتھ کو ایک ماڈل ڈیپارٹمنٹ بنائیں، اس میں وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے بھی ہدایات ہیں اور اس میں بالکل Political interference ہم نے Minimum کی ہوئی ہے تاکہ میرٹ کو Ensure کرایا جاسکے اور میں ایک بات اس فلور سے اپنے ڈاکٹرز، میری پیرامیڈیکس جتنے بھی ہیں، ہم نے ان سے بھی کمٹمنٹ کیا ہوا ہے کہ آپ سروسز دے رہے ہیں، تو ان شاء اللہ یہ گورنمنٹ کی Responsibility ہے کہ ہم آپ لوگوں کو بھی Facilitate کریں گے، ایسا نہیں ہے کہ ہم آپ سے صرف ڈیمانڈ کرتے رہیں کہ ہمارے لوگوں کو Facilitate کریں، ہماری First priority ہے کہ جتنے بھی ہمارے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ایمپلائز ہیں تو ہماری یہ Priority ہے کہ ہم پہلے ان کو Facilitate کریں گے اور پھر ان سے ہماری یہ ہے کہ آپ نے ہمارے خیبر پختونخوا کے لوگوں کو Facilitate کرنا ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں ہمارا کام جاری ہے، آپ لوگوں کا ساتھ چاہیئے، ان شاء اللہ ہم آپ کو کر کے دکھائیں گے۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، ایم پی اے صاحبہ۔

محترمہ شہلا بانو: سر، ان کے اچھے کاموں کو تو ہم Appreciate ضرور کریں گے اور کرتے رہیں گے لیکن میرا یہ سوال ہے کہ جو Deficiencies جہاں جہاں پہ ہیں یہ پوری کردیں، اس پہ ہمیں کوئی سوال کرنا پڑے جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بتا رہے ہیں کہ ہم نے پوری کردی ہیں۔

محترمہ شہلا بانو: تو سر، ایک اور بات ہے PHRL کی، یہ Third tenure ہے، اگر پنجاب گورنمنٹ ایک سال میں ایئر ایمبولینس دے سکتی ہے تو آپ ہمیں یہ بھی نہیں دے سکتے؟ ایک سال کے اندر ایئر ایمبولینس آگئی، فیلڈ ہاسپیٹلز آگئے ہیں، Clinic on the wheel آگیا، آپ ہمیں PHRL، یہ آپ کا تیسرا Tenure ہے، وہ آپ ہمیں نہیں دے سکتے، وہ ہمارا حق ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

مشیر صحت: سر، میں یہ کہوں گا کہ میں یہ چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں اس فلور سے کہ خیبر پختونخوا کا جو ہیلتھ سسٹم ہے، وہ آپ لے کر، چونکہ پنجاب کے پاس وسائل بھی ہیں، سندھ کے پاس بھی ہیں، ان کے ساتھ ہمارا والا سسٹم Compare کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ خیبر پختونخوا والا ہیلتھ سسٹم آپ کو بہتر نظر آئے گا، اس میں اس طرح کی اور بات آئی، میں نے پہلے بھی آپ کو کہا کہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ اس لیب کی کہہ رہی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ وہاں بہت سارا کام ہو چکا ہے، 2017 سے پینڈنگ ہے، آپ ان کو Simple بتادیں کہ اس مرتبہ کچھ نہ کچھ اس کا آپ بندوبست کریں۔

مشیر صحت: ہم نے Categorization کی ہوئی ہے، جتنی بھی ہماری ریلیزز ہوتی ہیں تو ان میں جو پچھلے دور میں شاید کسی کو کم ہوئی ہے، کسی کو زیادہ ہوئی ہے، تو ہم اس کو بھی Ensure کرا رہے ہیں کہ وہ بھی میرٹ پہ کرلیں، جتنا بھی ہمارا انفراسٹرکچر ہے یا کوئی ہم لیب یا کوئی اس طرح کی اور چیز ہو رہی ہے تو ان کو ان شاء اللہ تعالیٰ ریلیزز جاری ہیں اور اس کو بھی ہم دیکھ لیں گے اور کوشش کریں گے کہ جون سے پہلے جو ہے نا یہ ۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر، سپلیمنٹری کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری اسی پر لینا چاہتے ہیں؟ مشتاق غنی کا مائیک On کریں۔

جناب مشتاق احمد غنی: میں منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں، ماشاء اللہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کوئسچن سے باہر نہ جائیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: اس کو Appreciate کرنا چاہیئے۔ سپیکر صاحب، منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے کہ ایبٹ آباد میں جو ڈی ایچ کیو ہاسپیٹل ہے، اس میں پہلے بھی صحت انصاف کارڈ بند ہو گیا تھا، پھر میں نے آپ کے سیکرٹری صاحب سے کہہ کر کوئی مہینہ پہلے کھلوالیا تھا، ابھی گزشتہ دو تین، میں کل ہی ہاسپیٹل میں گیا، تو ایبٹ آباد میں صحت انصاف کارڈ پھر بند ہو گیا ہے۔ اب اس کو آپ ذرا Enquire کروائیں کہ اس کی کیا Reason ہے، کیوں بند ہو جاتا ہے؟ ہمیں اس کی Reason کا بھی پتہ نہیں چلتا لیکن لوگ Suffer کر رہے ہیں۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: میں کوہستان سے اس ہاؤس کے سابق ممبر جناب عبدالستار خان کو آج کے اجلاس میں خوش آمدید کہتا ہوں. Welcome, Sir; we are pleased to have you here.

(تالیاں) کوئسچن نمبر 430، محترمہ ثوبیہ شاہد، ایم پی اے، پلیز۔

* 430 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صحت کارڈ پر ہر قسم کی بیماریوں کا علاج صوبے کے سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں مفت کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع اپر دیر میں عموماً اور بالخصوص لوئر دیر میں کل کتنے صحت کارڈز جاری کئے گئے ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے؛

(ج) آیا اپر اور دیر لوئر اضلاع کے صحت کارڈز پشاور کے سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں کارآمد ہیں یا یہ صرف ان اضلاع تک محدود ہیں، اس کی وضاحت کی جائے؟

جناب احتشام علی (مشیر صحت): (الف) جی نہیں، صحت کارڈ پر صرف داخلے کی صورت میں صوبے کے سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں تقریباً 1800 بیماریوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔

(ب) ضلع اپر دیر اور لوئر دیر کے تمام خاندانوں جو کہ NADRA Database میں رجسٹرڈ ہیں، وہ صحت کارڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

SEHAT CARD PLUS-FAMILIES AND MEMBERS COUNT			
S.No.	District	Total Families	Total beneficiaries
1.	Lower Dir	392,468	1,252,683
2.	Upper Dir	294,147	990,449

(ج) دیر اپر اور لوئر دیر کے صحت کارڈز پشاور میں بھی سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں کارآمد ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں نے کوئسچن کیا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ صحت کارڈ پر ہر قسم کی بیماریوں کا علاج صوبے کے سرکاری اور پرائیویٹ ہاسپیٹلز میں مفت کیا جاتا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، مجھے جواب ملا ہے کہ پرائیویٹ اور سرکاری ہاسپیٹلز میں داخلے مفت کئے جاتے ہیں اور 1800 بیماریاں جو 1800 Specific بیماریاں ہیں کہ انہی کا علاج مفت ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب، ان میں جو Chronic diseases ہیں، جو Transplant اور اس طرح جس پہ زیادہ پیسے کا خرچہ آرہا ہے، اس کا

علاج مفت نہیں کیا جارہا ہے اور ہمارے صوبے کے جو لوگ ہیں اس سے وہ بہت متاثر ہو رہے ہیں، ہمارا صحت کارڈ ادھر Specially اگر وہ پنڈی میں جائے، اسلام آباد میں جائے یا لاہور میں جائے تو ادھر بھی صحت کارڈ ہمارا کام نہیں کرتا اور جناب سپیکر صاحب، جس طرح میری خود Neuro، یہ Spine کی Cervical spine کی سرجری ہوئی ہے جس کا ادھر کوئی بھی اس طرح ڈاکٹر نہیں تھا کہ یہ آپریشن کرتا ایمرجنسی میں، میں نے بحریہ ٹاؤن میں یہ ڈاکٹر جنرل محمد اسد قریشی سے میں نے کروایا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، کوئی بھی Spine کا اس طرح Expensive علاج ہو، وہ اس صوبے میں نہ تو اسپیشل اس طرح کے، اس قسم کے ڈاکٹرز ہیں جس کا علاج ان کے پاس ہے، نہ ادھر ان لوگوں کے پاس اس طرح کا کوئی بندوبست ہے کہ لوگوں کا وہ کریں، آپ لوگوں نے صحت کارڈ کا وہ کیا ہے لیکن وہ نزلہ اور زکام کے لئے ہے یا اس طرح معمولی بیماریوں کے لئے ہے لیکن اگر کسی کو بڑا Chronic disease آتا ہے تو اس کا علاج ادھر نہیں ہو سکتا، تو اس کے لئے میں منسٹر صاحب کو سپیشل ریکویسٹ کرتی ہوں کہ جتنے بھی صحت کارڈز، صحت کارڈ تو ہے لیکن جو ہمارا پرانا سسٹم تھا جس میں سے لوگوں کی بہت سی بیماریاں، Bone marrow کی بیماری ہے، اس طرح جس طرح Transplant کی، یہ Kidney transplant کا مفت علاج ہوتا تھا لیکن ابھی یہ ہمارا صوبہ ان سارے Chronic diseases سے مستثنیٰ ہو چکا ہے، مریم نواز شریف نے بحریہ کے ہاسپیٹلز میں جتنے بھی Chronic diseases ہیں ان کو مفت کرایا ہے۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ادھر صوبے پہ بھی آئیں نا۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: اسی طرح اگر ہمارے وزیراعلیٰ صاحب یا ہمارے منسٹر صاحب Chronic diseases کو مفت کرائیں، یہ غریب کہاں جائیں گے ؟ اس کے لئے سر پلیز وہ کریں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Health, please.

<u>مشیر صحت</u>: شکریہ جناب سپیکر، جس طرح میری بہن نے فرمایا، تو سر، صحت کارڈ پہ تقریباً تمام بیماریوں کا علاج ہو رہا ہے اور جو Chronic deceases ہیں، ان کے بارے میں بھی تھوڑا سا اس ہاؤس کو بھی Update کر لوں کہ وزیراعلیٰ صاحب نے خصوصی فنڈ دیا ہوا ہے Kidney transplant کے لئے اور دوسرے جو Chronic diseases ہیں، ان کے لئے خصوصی فنڈ دیا ہوا ہے، ہم اس پہ بھی کام کر رہے ہیں اور تقریباً بیس کروڑ کا ہم نے اس پہ بھی خرچ کیا جو Kidney transplant ہے یا کوئی اور اس طرح کا ہے جو صحت کارڈ میں Cover نہیں ہو رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو بھی صحت کارڈ میں شامل کر لیں، تو اس میں تھوڑا سا ٹائم لگے گا، اس پہ ابھی Consultation جاری ہے، تو کچھ ایسی بیماریاں

ہیں جو صحت کارڈ میں Cover نہیں ہو رہی ہیں، اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو بھی صحت کارڈ میں لے آئیں، تو ان شاء اللہ وہ بھی جلد ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ایم پی اے صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ سپیکر صاحب، شکریہ منسٹر صاحب، یہ جو جز (ب) ہے، اس میں میں نے دیر کے علاقے میں، اپر اور لوئر دیر کے، اس میں کوسچن کیا ہے کہ خاندانوں میں یہ صحت کارڈ جہاں سے شناختی کارڈ رجسٹرڈ ہے تو اسی پر علاج ہوتا ہے لیکن اس میں جب کاؤنٹنگ آگئی تو میں نے کہا کہ Proper مجھے وہ کاؤنٹ کر کے دے دو کہ کتنے صحت کارڈز ہیں؟ کیونکہ ہر کسی کو شناختی کارڈ کے اوپر یہ سہولت میسر نہیں ہے۔ اس میں مجھے یہ جو جواب ملا ہے تو اس میں سے 392468 جو ہے یہ Female دیر میں ہیں اور ٹوٹل جو ہے وہ 1252683 یہ ٹوٹل ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، میرے خیال سے جو Ratio ہے، Fifty two percent آبادی جو رجسٹرڈ ہے وہ پاکستان میں Female کی ہے اور ہمارے دیر میں، میں یہ دعوے کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ ہمارے ممبران سے کہتے ہیں، گھر میں دو تین مرد ہوں تو دس اور پندرہ اور چار اور چھ عورتیں موجود ہوتی ہیں، تو اس کا یہ جو ڈیٹا ہے کہ پورے لوئر دیر میں چار لاکھ Female کو یہ 3 لاکھ 92 ہزار Female کو یہ صحت کارڈ میسر ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ ہر ایک بندے کو یہ سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ Families ہیں، Female نہیں ہیں، Families لکھا ہوا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں یہ Female ہے، جناب سپیکر صاحب، اس میں جتنی بھی ہماری عورتیں جاتی ہیں تو ادھر جناب سپیکر صاحب، اس میں یہ کہتے ہیں کہ اس شناختی کارڈ پہ وہ میسر نہیں ہے، تو اگر یہ جتنے بھی اپنے ایم پی ایز ہیں، اگر وہ سارے یہ کریں کہ وہ جائیں اور عورتوں کو اس کے حقدار کے طور پہ رجسٹر کریں۔

جناب سپیکر: ایم پی اے صاحبہ، اس طرح ہے نا کہ یہ Debatable وہ ہے، اگر آپ کے پاس ایسی کوئی Examples ہیں تو آپ لے آئیں اور وہ منسٹر صاحب کے ساتھ شیئر کر دیں تو وہ پھر اس کا صحیح جواب دے دیں گے۔ اس طرح تو، یہ دیکھیں انہوں نے فگرز دے دیئے کہ آپ کی کتنی Families ہیں، اتنے لوگ مستفید ہو رہے ہیں، کوئی ایسے لوگ ہیں جو گئے ہوں اور انہیں Reject کیا گیا ہو، تو وہ انہیں آپ ان کو Example کے طور پر بھیج سکتے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، ہمارے یہ ٹوٹل 12 لاکھ بتا رہے ہیں کہ لوئر دیر میں 12 لاکھ ہیں، اس کی کاؤنٹنگ سے آپ سوچ لیں، 12 لاکھ شناختی کارڈز تو نہیں ہیں نا، ہمارے 12 لاکھ سے زیادہ شناختی کارڈز ہیں، میں تو یہ چاہتی ہوں کہ ہر شناختی کارڈ پہ یہ سہولت میسر ہو۔

جناب سپیکر: یہ 392,468 ٹوٹل Families ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: Females ہیں اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ Beneficiaries ہیں اور جو لوگ مستفید ہو چکے ہیں، وہ 1,252,683 ہیں جو مطلب اس سہولت سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ صرف اس کوئسچن کے توسط سے یہ ہے Just، منسٹر صاحب، میں یہ کہنا چاہتی ہوں Simple طریقے سے کہ جب ہمارے لوگ جاتے ہیں تو ہر ایک کو صحت کارڈ کی سہولت میسر نہیں ہوتی، اگر یہ صحت کارڈ والوں سے کہیں کہ یہ اسی میں Inter کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔ آنریبل منسٹر ہیلتھ، پلیز۔

مشیر صحت: جناب سپیکر، میں اس پہ تھوڑا سا اپنی بہن کو بریف کر لوں، جس کے پاس بھی CNIC ہے وہ اس کا صحت کارڈ ہے، اس طرح نہیں ہے کہ کسی کے پاس، جب یہ پہلے پائلٹ کے Through کیا گیا Two districts میں، تو اس میں اس ٹائم صرف چند لوگوں کو یہ دیا گیا تھا، اب A to Z جتنے بھی ہمارے Citizens ہیں جو خیبر پختونخوا میں رہ رہے ہیں اور ان کے CNIC ہیں تو وہ اس کا صحت کارڈ ہے، وہ اپنے CNIC کو صحت کارڈ کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کوئسچن نمبر 432، محترمہ ثوبیہ شاہد، ایم پی اے، پلیز۔

* 432 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے ملازمین کے لئے ریگولرائزیشن آف سروسز ایکٹس 2021 اور 2022 جاری کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ایکٹس کے تحت محکمہ صحت کے ملازمین کے لئے جو سروس رولز / کیڈر تیار کئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) اگر تا حال اس پر عمل درآمد نہیں ہوا تو اس کا ذمہ دار کون ہے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب احتشام علی (مشیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) محکمہ صحت خیبر پختونخوا نے ریگولرائزیشن آف سروسز ایکٹ کے تحت ملازمین کے سروس رولز تیار کرنے کے لئے کمیٹی تشکیل دی ہے اور بعد میں کمیٹی کے دائرہ کار کو بڑھا کر اس میں ریگولرائزیشن آف سروسز ایکٹس 2021 اور 2022 اور بلڈ ٹرانسفیوژن ایکٹ 2022 کے ملازمین کو بھی شامل کیا ہے۔ اس ضمن میں کمیٹی کا پہلا اجلاس 11-10-2024 کو منعقد ہوا۔

(ii) جیسا کہ جز (ب)(i) میں درج ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، یہ ریگولرائزیشن آف سروسز ایکٹس 2021 اور 2022 کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی لیکن ابھی تک اس کی 2021 سے لے کر ابھی تک صرف اس کی ایک ہی میٹنگ ہوئی ہے، تو Just request ہے کہ ان کی ریگولر میٹنگز ہونی چاہئیں تاکہ یہ سلسلہ جو ہے، یہ جتنے بھی رولز ہیں، جتنی بھی یہ سروسز ہیں، یہ مکمل ہوں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

مشیر صحت: جناب سپیکر، اس پہ کام ہو رہا ہے، کمیٹی کی کئی میٹنگز ہوئی ہیں اور ان شاء اللہ وتعالیٰ عنقریب اس کو ہم، جو کام ہے اس کی 11/10 (11 اکتوبر) کو ایک میٹنگ ہوئی ہے اور اب پچھلے دنوں بھی اس کی ایک میٹنگ Conduct کی گئی ہے، چونکہ میرے خیال میں یہ کوسچن تھوڑا سا وہ پہلے والا ہے تو وہ اس میں Include نہیں ہے، جواب میں وہ Proper طریقے سے نہیں لکھا گیا ہے، تو اس پہ ہمارا کام جاری ہے، کمیٹی اس پہ کام کر رہی ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا جی۔ کوسچن نمبر 440، جناب عدنان خان، ایم پی اے، محکمہ داخلہ۔ جناب عدنان خان، ایم پی اے، پلیز۔

* 440 _ جناب محمد عدنان خان: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت قانون کے مطابق پولیس شہداء کے لواحقین کو مراعات دیتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2008 سے لے کر جون 2024 تک صوبہ خیبر پختونخوا میں کتنے پولیس کانسٹیبلز وافسران نے جام شہادت نوش کیا؛

(ج) اور اب تک ان شہداء کے لواحقین کو قانون کے مطابق جو مراعات ملنے چاہیئے تھیں، کس کس کو ملی ہیں اور کس کو نہیں ملیں، سب کی تفصیل فراہم کریں؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ)(جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، محکمہ پولیس خیبر پختونخوا کے نوٹی فکیشن نمبر-FD/(SOSR-11)4-199/2013, dated 06-09-2017 کے مطابق حکومت شہداء کے لواحقین کو مراعات دیتی ہے۔

(ب) 2008 سے جون 2024 تک صوبہ خیبر پختونخوا میں ٹوٹل شہداء کی تعداد 1670 ہے جس کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	شہداء کی تعداد
1	2008	172
2	2009	210
3	2010	107
4	2011	155
5	2012	106
6	2013	134
7	2014	112
8	2015	61
9	2016	74
10	2017	36
11	2018	31
12	2019	41
13	2020	39
14	2021	61
15	2022	91
16	2023	174
17	2024	66
ٹوٹل	1670	

(ج) جی ہاں، اب تک سب شہداء کے لواحقین کو جو مراعات ملنی چاہیئے تھیں، وہ ساری مراعات مل چکی ہیں۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ میں نے محکمہ پولیس کے بارے میں کوئسچن پوچھا تھا کہ 2008 سے لے کر جون 2024 تک ٹوٹل شہداء کی تعداد کتنی ہے اور ان کو جو مراعات ملنی تھیں، وہ

کتنی مل چکی ہیں؟تو جناب سپیکر صاحب، ایک پروگرام میں دیکھ رہا تھا، اس میں جو فگرز وہ دے رہے تھے، وہاں پہ جو لائیو پروگرام چل رہا تھا، اس میں کوئی 2220 کے قریب وہ بتا رہے تھے کہ شہداء ہیں اور ان میں سے کوئی Forty five کی Forty six کی جو ہے وہ Pendency ہے لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے کہ یہ جو سالہا سال شہداء کا جو پروگرام ہوتا ہے تو اس میں میں نے وہاں پہ بنوں میں وہ نوٹس کیا تو شہداء کے جو وارثان تھے، انہوں نے بائیکاٹ کیا ہوا تھا، تو میرے ساتھ انہوں نے رابطہ کیا، میں نے کہا کیوں بائیکاٹ کیا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مراعات نہیں ملی ہیں اور ہمیں مراعات نہیں دے رہے ہیں اور میرے ساتھ بارہا انہوں نے Contact کیا، تو ایک تو ہوتا ہے Financial compensation اور دوسرا ہوتا ہے پلاٹس کی مد میں، اگر آپ ان کا یہاں پہ Last میں دیکھ لیں، جو نوٹی فکیشن ہے، اگر پلاٹ نہیں ہے تو اس میں وہ Compensation دے دیتے ہیں پیسوں کی مد میں، لیکن اس کے علاوہ ان کی بھرتی کا جو سسٹم ہے، ابھی تک ان کی بھرتیاں نہیں ہوئی ہیں۔ یہ جواب نامکمل دیا ہوا ہے، انہوں نے یہاں پہ لکھا ہوا ہے کہ اب تک سب شہداء کے لواحقین کو جو مراعات ملنی چاہیئے تھیں، وہ ساری مراعات مل چکی ہیں، ابھی اس تفصیل میں تو انہوں نے سال وائز، چلو ٹھیک ہے وہ مان لیتے ہیں، سال وائز انہوں نے وہ دے دی ہے کہ بس اتنے وہ شہداء ہیں ہمارے اور اتنے، ابھی میں آپ کو دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کیونکہ جب شہید کے جو لواحقین ہیں، وہ جب بائیکاٹ کرتے ہیں، وہ جب احتجاج کرتے ہیں تو وہ کیوں کر رہے ہیں؟ یہ بھی بہت بڑا کوئسچن ہے کیونکہ آپ اس کو مراعات دے رہے ہیں لیکن اس کو آپ بھرتی نہیں کروا رہے ہیں، یہ بھی تو مراعات میں آتا ہے نا، صرف یہ تو نہیں ہے کہ Financial compensation آپ نے یہاں پہ ایک نوٹی فکیشن لگا دیا ہے کہ اتنا Financial compensation ہم دے دیتے ہیں تو بس ہماری جان چھوٹ جائے گی، نہیں، ان کے بچوں کے لئے جو بھرتی ہے، وہ ابھی تک نہیں ہوئی ہے، میں دعوے کے ساتھ کہہ رہا ہوں، میں فلور آف دی ہاؤس یہ کہہ رہا ہوں، یہ انہوں نے جو مجھے جواب دیا ہوا ہے، یہ بھی نامکمل دیا ہوا ہے اور اگر یہ ثابت ہوا، تو سر، ان سے پوچھ گچھ ہونی چاہیئے کہ کیوں ابھی تک آپ لوگوں نے ان کو بھرتی نہیں کیا ہوا ہے؟ تو میں منسٹر لاء صاحب سے، کیونکہ ابھی وہ مجھے جواب دیں گے لیکن میں یہ ویسے نہیں کہہ رہا ہوں، مجھے شہید کے وارثان نے Contact کیا ہوا تھا، تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے اور اس لئے ہماری Policing بھی کمزور ہو رہی ہے اور لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن دن بدن بد تر ہوتی جا رہی ہے، تو یہ سارے واقعات جو ہیں اسی کا نچوڑ ہیں، تو Kindly سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی(وزیر قانون): جناب سپیکر، اس میں اس طرح ہے کہ یہ جو عدنان صاحب فرما رہے ہیں، باقی تو ایک Through proper procedure ان کو جتنا بھی Compensation package ہے وہ مل جاتا ہے، شہداء پیکیج لیکن ان کی بات کچھ حد تک ٹھیک ہے کہ جوان کے Legal heirs میں سے خاص طور پہ ان کے بچوں میں سے جو بھرتی کا ایک طریقہ کار ہے، تو چونکہ اس سے پہلے ان کا Five percent کوٹہ تھا اور یہ تقریباً تین، چار، پانچ کیبنٹ میٹنگز میں پہلے Already ہمارے چیف منسٹر صاحب اس کے اوپر Decision بھی لے چکے ہیں اور اس کوٹے کو Five percent سے بڑھا کر Twelve point five (12.5) percent کر دیا گیا ہے Already، تو اس میں ان کی بات ٹھیک ہے کہ Backlog رہتا تھا ان کے جو Sons` quota کے حوالے سے تھا لیکن ان شاء اللہ وہ ابھی Disposal بہت Speed up ہو چکا ہے، آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ پہلے Five percent تھا اور ابھی وہ Twelve point five (12.5) percent ہو گیا ہے، تو ان شاء اللہ کچھ ہی مہینوں میں یا زیادہ سے زیادہ سال میں یہ جو جتنی بھی Pendency ہے، یہ ختم ہو جائے گی جی، تو ان کی بات ٹھیک ہے جی۔

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی عدنان خان۔

جناب عدنان خان: مجھے کوئی وہ نہیں ہے، میں صرف شہداء کے لئے ایک ریکویسٹ کر سکتا ہوں کہ یہ جو منسٹر صاحب بتا رہے ہیں، یہ Sons` quota ہے تو Sons` quota اور شہید پیکج الگ ہے، تو Kindly اس کو دیکھ لیں، اس کو کر لیں کیونکہ یہ کافی جو پریشانی ہے، یہ پولیس فورس میں بھی ہے اور شہید کے جو لواحقین ہیں، ان میں بھی کافی پریشانی پائی جاتی ہے، اس کے اوپر آپ ایک کمٹمنٹ کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ Sons` quota شہداء کے بچوں کے لئے ہے؟

جناب عدنان خان: بس آپ ایک کمٹمنٹ کر دیں، ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکشن دے دیں، میں اس کے اوپر تو باقی وہ نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب یہ تھوڑا سا Confusing ہے، شہداء کے لئے Hundred percent نہیں ہے؟

وزیر قانون: نہیں نہیں، وہ دوسرے Sense میں Hundred percent ہے، وہ ہو جاتا ہے لیکن اس میں ایشو یہ ہے کہ وہ جتنا، فرض کریں ایک سو بندے بھرتی ہوتے ہیں تو اس میں سے شہداء کے لئے Twelve pont five (12.5) percent وہ مخصوص ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، وہ شہداء کے لئے مخصوص ہو جاتا ہے، ٹھیک ہے جی۔

Minister for Law: Thank you.

Mr. Speaker: Question No. 475. Mr Adnan Khan, MPA, please. Home. Mr Adnan Khan, MPA, please.

* 475 _ جناب عدنان خان: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کے پولیس تھانوں کو آپریشن اور انویسٹی گیشن کی مد میں فنڈ ملتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 2022 سے لے کر تا حال کتنا فنڈ دیا گیا، سال وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) پچھلے تین سالوں کے دوران جرائم کے اعداد و شمار اور اس کے حساب سے بجٹ میں کئے گئے اضافہ کے بھی اعداد و شمار فراہم کئے جائیں؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کے پولیس تھانوں کو آپریشن اور انویسٹی گیشن کی مد میں فنڈ ملتا ہے۔

(ب) (i) سال 2022 سے لے کر تا حال سال وائز فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

کاسٹ آف انوسٹی گیشن A03953

سال 22-2021	پولیس اسٹیشن انویسٹی گیشن	103.689 ملین
	پولیس اسٹیشن آپریشن	19.168 ملین
	ٹوٹل	122.857 ملین
سال 23-2022	پولیس اسٹیشن انویسٹی گیشن	78.840 ملین
	پولیس اسٹیشن آپریشن	16.989 ملین
	ٹوٹل	95.738 ملین
سال 24-2023	پولیس اسٹیشن انویسٹی گیشن	71.248 ملین

14.028ملین	پولیس اسٹیشن آپریشن	
85.276ملین	ٹوٹل	

(ii) پچھلے تین سالوں کے دوران جرائم کے اعداد وشمار اور اس کے حساب سے بجٹ کم یا زیادہ نہیں ملا۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ مذاق دیکھ لیں، میں نے یہی کوسچن جو پوچھا تھا، یہ بھی Regarding police investigation and operations کے جتنے بھی خرچے ہوتے ہیں، اس کے بارے میں پوچھا تھا، تو ایک طرف ہماری پولیس قربانیاں بھی دے رہی ہے اور دوسری طرف اگر آپ انویسٹی گیشن اور اس کے جو آپریشنل فنڈز ہیں، ان کو اگر آپ دیکھ لیں، انہوں نے مجھے جو جواب دیا ہے تو سر، آپ کو ہنسی آئے گی۔جناب سپیکر صاحب، آپ دیکھ لیں 2021 اور 2022 میں پولیس اسٹیشن انوسٹی گیشن 103.689 ملین یہ انویسٹی گیشن سٹاف کے لئے انہوں نے 22-2021 میں یہ رقم مختص کی ہے، ابھی اگر آپ دیکھ لیں Search کر لیں تو پورے صوبے میں ہمارے 297 پولیس اسٹیشنز ہیں According to 2020 جو سروے ہے، اس کے مطابق ہمارے پورے صوبے میں 297 پولیس اسٹیشنز ہیں، میں 2020 کی بات کر رہا ہوں، ابھی تو تھانے جو ہیں کیونکہ Merged areas آ گئے ہیں، قبائلی جو ہمارے ڈسٹرکٹس Merged ہوئے ہیں، تو ان پولیس اسٹیشنز کو چھوڑ کر تو میرے Rough اندازے کے مطابق ابھی تو پولیس اسٹیشنز تقریباً ساڑھے تین سو تک پہنچ چکے ہوں گے، چلو میں وہی 2020 کے ڈیٹا کو لے لیتا ہوں اور اسی کے اوپر میں Calculation کر لیتا ہوں کہ 103 ملین آپ دے رہے ہیں انویسٹی گیشن کو، اگر آپ اس کو Divide کر دیں 297 کے اوپر، تو سر، یہ بنتے ہیں 3 لاکھ 49 ہزار روپے سالانہ، یعنی ایک پولیس اسٹیشن کا انویسٹی گیشن کے اوپر سالانہ 3 لاکھ 49 ہزار روپے خرچہ آ رہا ہے اور اگر آپ اس 3 لاکھ 49 ہزار پورے سال کا اگر آپ اس کو مہینے کے حساب سے Calculate کر دیں تو یہ آ رہا ہے 29 ہزار روپے، یہ انویسٹی گیشن Per مہینے کے حساب سے، تو یہ مجھے ایک تھانے کے لئے دے رہا ہے، تو کہتے ہیں کہ کرپشن ہو رہی ہے، اس کے اوپر کسی نے دھیان نہیں دیا ہوا ہے۔ سر، باقی میں نیچے آ رہا ہوں، ان کا جو شیڈول ہے، اسی طرح آپ آپریشنز کو دیکھ لیں، آپریشنز کی ڈیوٹی اگر یہ کر رہے ہیں تو وہاں پہ 19.168 ملین یہ دے رہے ہیں آپریشن سٹاف کو، جو آپریشن کرتے ہیں، ہماری پالیسی Deterrence کے لئے ہے کہ ہم لاء اینڈ آرڈر کو قائم کریں، ہم جرائم کو روکیں، ہم جرائم کو روکنے کے لئے ان کے اوپر ہم ہنسی مذاق بنا رہے ہیں، ان کی تنخواہیں ہم ان کو نہیں دے رہے ہیں، ان کے لئے ہم، اور

آپ لوگوں نے اپ گریڈیشن پاس کی ہوئی ہے وہ ہم پولیس کو نہیں دے رہے ہیں، تو سر، کس طرح یہ لاء اینڈ آرڈر سیچویشن ٹھیک ہو گی؟ کس طرح ہم صوبے میں امن کی باتیں کریں کہ صوبے میں امن آگیا؟ تو سر، اگر آپ یہ دیکھ لیں تو 19.168 اس کو اگر آپ 297 کے اوپر Divide کر دیں تو یہ آتے ہیں 6 ہزار 453 روپے سالانہ آپریشن کے لئے، فی تھانہ کو 6 ہزار 453 روپے سالانہ کے حساب سے مل رہے ہیں اور اگر آپ اس کو دیکھ لیں کہ Per month کے حساب سے تو 537 روپے، یہ کیا ہے؟ 537 روپے فی تھانہ کو مہینے کے حساب سے ملتے ہیں کہ آپ آپریشن ڈیوٹی کر لیں، آپ ملزم کو پکڑیں، آپ گشت کر لیں، یہ 537 روپے مذاق نہیں ہے، یہ ہو سکتا ہے؟ یہ 22-2021 کا ڈیٹا ہے، یہ میرا نہیں ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ کا Provide کیا ہوا ہے۔ پھر اسی طرح اگر آپ دیکھ لیں 24-2023 میں، ابھی آبادی بڑھ رہی ہے، جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے اور ہماری جو انویسٹی گیشن اور آپریشن کی جو Cost ہے وہ کم ہو رہی ہے، ابھی آپ دیکھ لیں 23-2022 میں یہ 78.840 ملین دے رہے ہیں، پہلے کتنے دے رہے تھے؟ 103.689 ملین، آبادی بڑھ گئی ہے، پولیس اسٹیشنز بھی زیادہ بن گئے ہیں، جرائم میں اضافہ بھی ہو گیا ہے اور یہ لاگت کو کم کر رہے ہیں۔ اسی طرح آپ 24-2023 کو دیکھ لیں، اس میں پھر 71 ملین، یہ 20% اور 30% جو ہے Decrease پہ جا رہے ہیں، یہ 24-2023 کو آپ دیکھ لیں، تو سر، یہ مذاق کب تک چلے گا؟ خدارا ان چیزوں کے اوپر دھیان دیں، یہ تو سراسر ظلم ہے، زیادتی ہے ہمارے پولیس جوانوں کے ساتھ۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون: جناب سپیکر، بالکل عدنان صاحب نے جس طرح فرمایا لیکن یہ میرے خیال میں سٹیشنری اور اس کی مد میں تھوڑا بہت پیسہ ہے اور میں بھی Personally یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت کم ہے اور آگے چیف منسٹر صاحب جو ہیں اس کے اوپر Already کیونکہ ہمارا پولیس ایکٹ Already آپ کے Knowledge میں ہے کہ وہ Amend ہو چکا ہے، تو اس سے پہلے پراونشل پولیس آفیسر صاحب جو تھے، وہ اس کے اوپر پالیسی بنایا کرتے تھے، تو اس دفعہ ان شاء اللہ چیف منسٹر صاحب اس کو Oversee کریں گے اور ہم کیبینٹ میں بھی یہ پوائنٹ بھی ان کے ساتھ Takeup کریں گے۔

جناب عدنان خان: سر، کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: کر لیں گے جی، اس میں کوئی ایشو نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 475 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The said Question is referred to the Standing Committee concerned.

غیر نشاندار سوال اوراس کا جواب

332 ارباب زرک خان: کیاوزیر بہبود آبادی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تمام فلاحی مراکز میں ڈیوٹی دینے والے فیلڈ سٹاف کے فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ مرد وخواتین کو 23 اپریل 1995 سے محکمہ فیلڈ الاؤنس کی مد میں ٹی اے / ڈی اے دیتا رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ مذکورہ ملازمین کو 23 اپریل 1995 میں کتنا ٹی اے / ڈی اے دیتا تھا اور موجودہ دور میں کتنا ٹی اے / ڈی اے دے رہا ہے؛

(ii) اگر 28 سال گزرنے کے باوجود بھی ٹی اے / ڈی اے میں کوئی اضافہ نہیں ہوا تو حکومت نے مذکورہ ٹی اے / ڈی اے بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؛

(iii) کیا فیلڈ سٹاف کو ریسک الاؤنس کی مد میں بھی کوئی الاؤنس ملتا ہے یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید قاسم علی شاہ (وزیر بہبود آبادی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) صوبوں کی طرف منتقلی سے پہلے فکسڈ ٹی اے الاؤنس 250 روپے ماہانہ کی اجازت دی گئی تھی، وفاقی گورنمنٹ آرڈر نمبر تاریخ 23 اپریل 1995 لف ہے۔ (ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محکمہ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد وخواتین) کو 23 اپریل 1995 سے ٹی اے / ڈی اے کی مد میں مبلغ 250 روپے ماہانہ دے رہا ہے اور اب تک 250 روپے دے رہا ہے۔

(ii) محکمہ خزانہ کو ٹی اے / ڈی اے کو 250 روپے سے 3000 تک بڑھانے کے لئے بذریعہ مراسلہ نمبر F.No.2 (1-3)/Budget/2020/21 بتاریخ 29.10.2020 درخواست کی گئی ہے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ اس کے بعد محکمہ خزانہ کے سوالوں کا مفصل جواب بھی ارسال کیا گیا۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) لیکن محکمہ فنانس نے ٹی اے / ڈی اے بڑھانے سے معذرت کر دی۔

سیکرٹری بہبود آبادی نے دوبارہ نوٹس کے ذریعے سیکرٹری خزانہ خیبر پختونخوا سے درخواست کی کہ وہ فیصلے پر نظر ثانی کریں اور فکسڈ ٹی اے / ڈی اے الاؤنس کو 250 روپے سے بڑھاکر 3000 روپے ماہانہ کرنے پر غور کریں، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ سیکرٹری خزانہ خیبر پختونخوا نے اس تجویز کے ساتھ نوٹ کا جواب دیا کہ محکمہ بہبود آبادی کے فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد و خواتین) BS-07 کے فکسڈ ٹی اے / ڈی اے میں اضافے کے لئے ایک سمری تیار کر کے صوبائی کابینہ کے سامنے پیش کرے، اس حوالے سے محکمہ نے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کو سمری ارسال کی ہے۔

(iii) محکمہ بہبود آبادی کے فیلڈ سٹاف کو ریسک الاؤنس کی مد میں کوئی الاؤنس نہیں دیا جاتا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: جناب فضل حکیم خان صاحب، صوبائی وزیر، تیرہ یوم، 16 تا 28 فروری 2025؛ جناب حمید الرحمان صاحب، ایم پی اے، PK-19، دو یوم، 17 اور 18 فروری؛ جناب شرافت علی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب سلطان روم صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب کرامت اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب عجب گل صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم، 17 تا 21 فروری؛ ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: یہ دو کال اٹنشن نوٹسز لے لوں تو پھر اس کے بعد دعا ہے، میڈم نے دعا بھی کرنی ہے۔

Item No. 07. Call Attention Notices. Mr. Ubaid-ur-Rahman, MPA, to please move his call attention notice No. 196, in the House. Mr. Ubaid-ur-Rahman, MPA, please.

جناب عبید الرحمان: اعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ دیر موٹر وے منصوبے میں غیر ضروری تاخیر ہو رہی ہے، مذکورہ منصوبہ 18 فروری 2020 کو اس وقت کے وزیر اعظم جناب عمران خان کی ہدایت پر منظور ہوا اور اس کی فنانشل اور کمرشل فیزیبلٹی رپورٹ مورخہ 28 دسمبر 2021 کو 34.8 ارب روپے کی لاگت منظور کی گئی جبکہ 22 اپریل 2022 کو PWD نے زمین کے

حصول اور بحالی کے لئے 3.2 ارب روپے کی منظوری دی۔ اس کے بعد اب تک تیس کلو میٹر کے علاقے میں زمین کی شناخت مکمل ہو چکی ہے لیکن حصول کا عمل سست روی کا شکار ہے جس کی وجہ سے یہ اہم منصوبہ مسلسل تاخیر کا شکار ہے۔ منصوبے کے لئے 26 جنوری 2022 کو پہلی بار EOI یعنی اظہار دلچسپی جاری ہوا مگر لاگت پر تحفظات کے بعد اس کو منسوخ کر دیا گیا اور پھر اس کی لاگت 52.236 ارب روپے کر دی گئی۔ بعد آزاں 26 جون 2024 کو دوبارہ EOI جاری کیا گیا جس کے تحت FWO، GRC اور ZKB کمپنیوں کی اہلیت کی تصدیق کی گئی مگر تا حال ان Pre qualified firms کو RFP پر ابھی تک جاری ہونا باقی ہے۔ میں حکومت کی توجہ اس بابت دلانا چاہتا ہوں کہ اس عوامی مفاد پر مبنی منصوبے کی جلد تکمیل کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ تاکہ اس تاخیر کے باعث مقامی معیشت اور سفری سہولیات مزید متاثر نہ ہوں۔

جناب سپیکر، یہ جو دیر موٹروے ہے (مداخلت) ایک منٹ، میں بات کروں پھر کر لیں، یہ وہ منصوبہ ہے جس کی تقریباً تمام تر تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں، اس کی DDWP,CDWP,PDWP اور ECNEC سے Approval لی جا چکی ہے اور جو ECNEC اور DDWP ہیں وہ مرکزی ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان سے بھی Approval لی جا چکی ہے لیکن ہمیں یہ سمجھ نہیں آرہا کہ اس پر اتنی تاخیر کیوں کی جاری ہے؟ لینڈ ایکوزیشن کے لئے 1.6 بلین روپے Already اس کے اکاؤنٹ میں پڑے ہیں دیر موٹروے کے لئے، تو میں یہی درخواست کروں گا کہ اگر آج ہمیں اس فلور پر یہ بتایا جائے کہ اس پر کام کا آغاز کب کیا جائے گا؟ اتنے لمبے مراحل بھی طے ہو چکے ہیں، سب ہو چکا ہے تو کام کے آغاز کی یقین دہانی ہمیں کرائی جائے اور Confirm date بھی بتائی جائے کہ اس پر کام کا آغاز کب کیا جائے گا؟

جناب محمد انور خان: جناب سپیکر، میں بھی اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تو منسٹر کے ساتھ جڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں تو۔

جناب محمد انور خان: جناب سپیکر، بس میں آپ کے توسط سے بات کرنا چاہوں گا تو بہتر ہوگا۔ جناب سپیکر، ہمارے Colleague عبید صاحب نے جو توجہ دلاؤ نوٹس لایا ہے دیر موٹروے، تو اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ہمارے جتنے بھی موٹرویز بنے ہیں، ان میں فاصلہ زیادہ ہوا ہے، کم نہیں ہوا ہے اور یہ واحد موٹروے ہے کہ اس کا 59 کلو میٹر سے اس کا فاصلہ آئے گا 29 کلو میٹر پہ، اور چکدرہ سے لے کر رباط

تک جس میں تیمر گرہ، تالاش اور بڑے، آج کل ٹریفک کی یہ پوزیشن ہے کہ بالکل دن کو گزرا نہیں جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے دیر کو جو بھی لوگ Tour کے لئے آتے ہیں، کمراٹ آتے ہیں یا چترال جاتے ہیں، تو وہ چکدرہ سے لے کر دیر تک اس کا پورا دن لگتا ہے، لہذا ہمارے ملک کی معیشت کے لئے، ہمارے صوبے کی معیشت کے لئے ضلع دیر ٹورازم کے لئے ایک خوبصورت ضلع ہے اور ہمارے ہاں وہاں پہ ٹورازم کے علاوہ ہماری دوسری کوئی انڈسٹری نہیں ہے، لہذا یہ جو موٹروے ہے، اس میں میں آپ کے توسط سے اور حکومت سے اور ڈیپارٹمنٹ سے خصوصی گزارش کریں گے کہ یہ جتنا جلدی ممکن ہو، اس پہ کام تھوڑا Accelerate کیا جائے تاکہ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Communications and Works.

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ شکریہ جناب سپیکر، دیر موٹروے خیبر پختونخوا حکومت کا اور ہمارے لیڈر، ہمارے قائد جناب عمران خان صاحب کے ویژن کے مطابق یہ ہمارا فلیگ شپ پراجیکٹ ہے، اس میں فنانشل اور کمرشل فیزیبلٹی رپورٹ منظور ہو چکی ہے۔ اس زمرے میں جو Expression of Interest تھا، وہ دو کمپنیاں اس میں آچکی ہیں جو کوالیفائی کر چکی ہیں اور ان شاء اللہ جلد ہی RFP ہو گی، Request for proposal ان سے لی جائے گی اور اس میں ہماری باقاعدہ ہر ہفتے میٹنگ ہوتی ہے کیونکہ یہ منصوبہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پہ ہے، تو جب تک ہمیں کمپنی نہ مل جائے، ان دونوں میں سے ایک سلیکٹ کرنا ہو گی، تو اس کے بعد ہی زمین کی خریداری کی جائے گی۔ تو دیر موٹروے اور پشاور ڈی آئی خان موٹروے، یہ ہمارے فلیگ شپ پراجیکٹس ہیں اور ان شاء اللہ وتعالیٰ ان پر جلد کام شروع ہو گا، ان شاء اللہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Ikram Ullah, MPA, to please move his call attention notice No. 204, in the House. Mr. Ikram Ullah, MPA, please.

جناب اکرام اللہ: شکریہ جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ تعمیرات و مواصلات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پختونخوا ہائی وے اتھارٹی کے زیر انتظام تحصیل اوگی کالج دوراہا سے اوگی تک اور اوگی سے پھر دربند تک سڑک انتہائی بد حالی کا شکار ہے، سال 2008 سے آج تک اس کی مرمت نہیں کی گئی جس کی وجہ سے عوام کو آمد و رفت میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ جناب سپیکر، یہ روڈ اپنی نوعیت کا واحد روڈ ہے ہمارے علاقے میں جو شاہراہ ریشم سے پہلے آمد و رفت کا ذریعہ ہوا کرتا تھا اور

اس روڈ کی لمبائی تقریباً70 کلومیٹر بنتی ہے جس میں میں بڑے دعوے کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ 10 کلومیٹر کے ایسے Patches بھی ہیں، ٹوٹل 10 کلومیٹر کے جو اس دور میں بھی Asphalt ہوئے ہیں لیکن اس میں 'فور بائی فور' گاڑی بھی نہیں چل سکتی اور خاص کر کہ بارشوں میں اس کا بہت برا حال ہوتا ہے، میری سب کے ساتھ ملاقاتیں بھی ہوئیں لیکن آج انہوں نے مجھے مطمئن کیا ہے لیکن میں آپ کے توسط سے کہ آپ ڈائریکشن دیں کہ اس روڈ کا کام جلد از جلد مکمل کیا جائے اور آپ کو بتا تا چلوں کہ مین بازار سے دونوں اطراف پہ تین تین سو میٹر کے فاصلے پر اتنے بڑے کھڈے بنے ہوئے ہیں، مجھے بحیثیت ایم پی اے اس کے اوپر جانے میں شرم آتی ہے، تو میں آپ کی طرف سے ڈائریکشن چاہتا ہوں اور منسٹر صاحب مجھے یہ Ensure کرائیں کہ اس پر کام جلد از جلد شروع کیا جائے گا جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Communications and Works.

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: جی، بالکل جناب سپیکر صاحب، اکرام اللہ صاحب سے جب یہ کال اٹنشن نوٹس مجھے موصول ہوا تو ان کے ساتھ میں بیٹھا تھا اور ان کو میں نے مطمئن کر دیا کیونکہ فنڈز کی عدم موجودگی کی وجہ سے فیڈرل کے ساتھ جو ہمارے تعلقات چل رہے ہیں اور جو معاملات ہیں، وہ آپ جانتے ہیں، تو یہ فنڈ کی عدم موجودگی کی وجہ سے رہ گیا تھا اور ان شاء اللہ اس کو جلد ٹینڈر کیا جائے گا اور یہ میں نے اکرام اللہ بھائی کو بتا بھی دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی غازی صاحب۔

جناب اکرام اللہ: ..Okay, ji شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ محترمہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ، آپ ایک دعا کرانا چاہتی ہیں تو وہ کر لیں۔

اسماعیلی برادری کے روحانی پیشوا شہزادہ کریم آغا خان (مرحوم) کو خراج عقیدت

محترمہ ثریا بی بی (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ آغا خان چہارم گزشتہ دنوں دنیائے فانی سے رحلت کر گئے ہیں۔ شہزادہ کریم آغا خان کو نہ صرف اسماعیلی برادری بلکہ پوری دنیا میں ان کی سماجی و فلاحی خدمات کی وجہ سے عقیدت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، ان کے پاکستان اور دنیا بھر میں قائم کئے گئے فلاحی اداروں کی خدمات سب کے سامنے ہیں۔ جناب سپیکر، انہوں نے پاکستان کی ترقی کے لئے مثالی خدمات انجام دیں، انہیں حکومت پاکستان نے "نشان امتیاز" اور "نشان پاکستان" سے نوازا ہے۔ جناب سپیکر، ان کا قائم کردہ آغا خان ڈیویلپمنٹ نیٹ ورک اس وقت بھی دنیا بھر میں فلاحی کاموں

میں پیش پیش ہے، میں اس موقع پر وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا علی امین گنڈاپور صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے 8 فروری کو پرنس کریم آغا خان کے جنازے کے موقع پر قومی سوگ منانے اور قومی پرچم کو سرنگوں رکھنے کا اعلان کیا تھا، میں اس ایوان سے درخواست کرتی ہوں کہ شہزادہ کریم آغا خان کی وفات پر ان کے درجات کی بلندی کے لئے فاتحہ خوانی کرے۔

جناب سپیکر: دعا فرمایئے جی۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: آمین جی۔ بالکل میڈم ڈپٹی سپیکر، ہز ہائینس آغا خان مرحوم کی پاکستان کے اندر جو خدمات ہیں، ان کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور ان کو ہمیشہ سراہا جائے گا کہ جو انہوں نے ڈیویلپمنٹ کے سیکٹر میں، میڈیکل کے سیکٹر میں اور باقی سیکٹرز میں اس ملک اور قوم کے لوگوں کی خدمات ان کے اداروں نے سرانجام دی ہیں، وہ قابل تعریف ہیں۔ جناب ڈاکٹر امجد صاحب۔

جامعہ ملاکنڈ میں مبینہ ہراسانی کا واقعہ و دیگر غیر فہرست شدہ امور

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، آج میں پوائنٹ آف آرڈر پہ تین موضوعات پہ بات کروں گا۔ سب سے پہلے میں جناب ہمارے معزز رکن علی شاہ ایڈوکیٹ، ایم پی اے جو ہمارے ساتھ یہاں پہ سوات سے ایم پی اے ہیں، ان کی غیر آئینی اور غیر قانونی گرفتاری پہ بات کروں گا۔ جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ علی شاہ ایڈوکیٹ کو ایک ہفتہ پہلے اسلام اباد میں آبپارہ مارکیٹ سے کچھ نامعلوم لوگوں نے اٹھایا ہے اور پھر اس پر دہشت گردی کے پرچے کاٹے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، علی شاہ ایڈوکیٹ کو 25 نومبر صبح کو گرفتار کیا گیا تھا اور ان پہ جو پرچہ کاٹا گیا ہے، وہ 27 نومبر کی جو ایف آئی آر ہے، اس کے سلسلے میں کاٹی گئی ہے لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ ایک بندہ جیل میں تھا، وہ پولیس کسٹڈی میں تھا، وہ حسن ابدال تھانے میں تھا، تو آیا پولیس ان کو 27 نومبر کو ڈی چوک لے گی تھی تاکہ اس پہ ایف آئی آر کاٹی جائے؟ تو جناب سپیکر صاحب، یہ جو علی شاہ ایڈوکیٹ کے اوپر ایف آئی آر کاٹی گئی ہے، یہ فارم سینتالیس والے جو فیڈرل گورنمنٹ میں حکومت کر رہے ہیں، انہوں نے نہیں کاٹی، اصل میں فیڈرل گورنمنٹ پر وہاں بھی فارم سینتالیس والوں کی بھی حکومت نہیں ہے، وہاں بھی خلائی مخلوق کی حکومت ہے، ان کو خلائی مخلوق نے اٹھایا ہے اور پھر تھانہ آبپارہ میں اس پہ ایف آئی آر کاٹی گئی ہے، تو اس پہ ہم سارے جتنے بھی ہمارا یہ معزز جرگہ

ہے،اس کی شدید مذمت کرتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں فیڈرل میں نہ کوئی حکومت ہے، نہ کوئی قانون ہے، نہ کوئی آئین ہے کہ اس طرح جو بندہ حوالات میں بند تھا،اس کے اوپر ایف آئی آر کاٹی جاتی ہے اور اس کو پھر اسی ایف آئی آر میں تھانہ آبپارہ سے اٹھایا جاتا ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، یہ بہت بڑاالمیہ ہے اور میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ علی شاہ ایڈوکیٹ کے لئے پروڈکشن آرڈر جاری کریں، ہمیں پتہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ میں سیاسی گورنمنٹ نہیں ہے، خلائی مخلوق کی حکومت ہے، وہ پروڈکشن آرڈر کو نہیں مانیں گے لیکن کم از کم اس خلائی مخلوق کو ہم Expose تو کریں گے کہ یہ حکومت نہ آئین مانتی ہے، نہ یہ قانون کو مانتی ہے اور اس طرح معزز رکن کو انہوں نے اٹھایا ہے اور ابھی عبدالمنعم صاحب مجھے کہہ رہے تھے کہ ان کے بچوں کو "کے پی ہاؤس" میں وہاں پہ وہ رہنے بھی نہیں دیا جاتا، تو اس کا بھی آپ آرڈر جاری کریں کہ ان کا کیا گناہ ہے؟ وہ تو By rent مطلب ہے کہ پیسے دیتے ہیں، تو ان کے بچوں کو بھی وہ وہاں پہ نہیں رہنے دیتے کیونکہ دو دفعہ جج نے ان کو بلایا اور دو دفعہ ان کو ریمانڈ پہ بھیج دیا، تو میرے خیال میں پروڈکشن آرڈر جاری کریں۔ مجھے پتہ ہے کہ جس طرح انور زیب خان اور جس طرح ہمارے لیاقت صاحب کے پروڈکشن آرڈر پہ عمل نہیں ہو رہا تھا لیکن پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگ Expose ہو جائیں۔ جناب سپیکر صاحب، جو دوسرا ایشو ہے، وہ میرے ملاکنڈ ڈویژن کے حوالے سے ہے، چونکہ ملاکنڈ ڈویژن جب 1969 میں پاکستان میں ضم ہو رہا تھا تو اس وقت کے جتنے بھی ریاست کے بادشاہ تھے، ان کا اور حکومت پاکستان کا ایک معاہدہ ہوا اور اس معاہدے کے تحت سو سال کے لئے ملاکنڈ ڈویژن کو ٹیکس فری زون قرار دیا گیا کہ وہاں پہ کوئی ٹیکس نہیں لگے گا۔ جناب سپیکر صاحب، کچھ تین مہینے پہلے این ایچ اے حکام آئے اور انہوں نے، سوات کا جو بارڈر ہے، Gateway ہے، باب سوات ہے، اس پہ ٹول پلازہ لگانا چاہا، تو میں نے اپنے لوگوں کو کہا کہ چلے جاؤ ان کو کہو کہ کوئی Legal notification لے کر آؤ، کہتے ہیں نہیں، ہمارے اوپر فیڈرل گورنمنٹ کا دباؤ ہے کہ آپ یہاں پہ ٹول پلازہ لگائیں، ہم نے کہا کہ کس قانون کی تحت لگائیں گے؟ ہمارے پاس معاہدہ موجود ہے، تو ان وقت ہم نے اس کو بھگایا لیکن پھر پچھلے جمعرات کو انہوں نے دوبارہ Attempt کیا، ڈی سی سوات کے ساتھ ان کی میٹنگ ہوئی، این ایچ اے حکام کی، ڈی سی سوات نے ان کو Clear cut کہا کہ یہ میرے لئے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنے گا، اس لئے آپ مہربانی کریں اس ٹول پلازہ سے باز رہیں۔ جناب سپیکر، مجھے بھی میٹنگ میں بلایا گیا تھا لیکن میں نے احتجاجاً اس میں شرکت نہیں کی۔ جناب سپیکر صاحب، پھر وہ بضد تھے اور جمعرات کو علی الصبح

آئے، وہاں کے لوگ نکل آئے، اے سی صاحب اور ڈی سی صاحب کی رپورٹ اس پہ موجود ہے جو انہوں نے کمشنر اور پھر سی ایس کو اور سی ایم کو بھیجی کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بن رہا ہے لیکن وہ پھر بھی بضد تھے کہ یہاں کے جو فیڈرل منسٹر ہیں، ملاکنڈ ڈویژن سے جس کا تعلق ہے، وہ کہتا ہے کہ آپ نے لازمی یہ ٹول پلازہ لگانا ہے، تو یہ بھی غیر قانونی غیر آئینی طور پر لگا رہے ہیں، اس کی میں شدید مذمت کرتا ہوں اور ان شاء اللہ اس کو، اب انہوں نے ایک نوٹی فکیشن جاری کیا ہے این ایچ اے نے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ ٹول پلازہ ہم چکدرہ اور سخاکوٹ درگئی میں لگائیں گے، تو میں اپنے معزز اراکین کو کہتا ہوں کہ یہ ملاکنڈ ڈویژن کا جو معاہدہ 1969 کا ہے، اس کی سراسر خلاف ورزی ہے، اس کو وہاں پہ بھی لگنے نہیں دیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پہ جو تیسرا ایشو اٹھا رہا ہوں، وہ ملاکنڈ یونیورسٹی کے بارے میں ہے، آپ سب کو پتہ ہے کہ ملاکنڈ یونیورسٹی ہمیشہ سے جب سے یہ Establish ہوئی ہے، یہ ہمارے ملک کی یونیورسٹیوں کی Ranking میں Top three position لیتی ہے، ابھی بھی میرے خیال میں جو Ranking ہوئی ہے، اس کی Top two یا Top one position ہے۔ جناب سپیکر صاحب، وہاں بھی پرسوں ایک واقعہ پیش آیا، جس طرح پہلے گومل یونیورسٹی میں پیش آیا تھا، تو وہاں پہ ایک درندہ صفت پروفیسر جو اپنے ہی ایک سٹوڈنٹ کے گھر میں گھستا ہے جو وہاں پہ ایک خاتون سٹوڈنٹ ہے، وہ اس کے گھر میں زبردستی گھستا ہے اور اس کو اغواء کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، وہ سٹوڈنٹ اور اس کے ورثاء یا اس کے جو بہن بھائی، والد تھے، وہ اس کو مارتے پیٹتے بھی ہیں اور اس کو وہاں پہ تھانہ چکدرہ جو آپ کو پتہ ہے لیویز تھانہ ہوتا ہے، اس میں اس کو Handover کر کے پکڑواتے ہیں، تھانے میں اس کے خلاف ایف آئی آر بھی درج ہو جاتی ہے، سی ایم صاحب بھی اس پہ کمیٹی بنا دیتے ہیں، وہ تو ٹھیک ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، ہمارے ملک کا المیہ یہی ہے کہ ایک استاد جس کا درجہ باپ کا ہوتا ہے اور اس پیشے کو یعنی درس و تدریس کے اس پیشے کو علماء کہتے ہیں کہ یہ پیغمبری پیشہ ہے، تو اس پیغمبری پیشے کو بدنام کرنے کے لئے ایسی کالی بھیڑیں جو ہماری یونیورسٹیوں میں بھی بیٹھی ہیں، جو ہمارے کالجز میں بھی بیٹھی ہیں، جو ہمارے سکولوں میں بھی بیٹھی ہیں اور جو ہمارے مدارس میں بھی بیٹھی ہیں اور یہ واقعات بتدریج ہوتے جا رہے ہیں اور المیہ یہی ہے کہ ان لوگوں کو تو ہم پکڑوا لیتے ہیں، پھر ڈیپارٹمنٹل انکوائری ہوتی ہے، ڈیپارٹمنٹل انکوائری میں پھر ان کو بری کیا جاتا ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، جو میرا اصل مدعا ہے، وہ یہی ہے کہ اس ایشو پہ آپ اس طرح کریں کہ یہاں اس پہ کوئی سپیشل کمیٹی بنائی جائے جس میں پارلیمنٹیرینز ہوں، جس میں

پورے ڈویژن کے لوگ ہوں یا جس میں چاروں ریجنز کے ایم پی ایز ہوں تاکہ یہ وہ Assess کر سکیں کہ یونیورسٹیوں میں اس طرح کی یہ کالی بھیڑیں ہیں جن کو ہم بے نقاب بھی کریں اور جن کو ہم ان ڈیپارٹمنٹس سے نکال بھی سکیں، جس طرح یہ بندہ جس کا تعلق پشاور سے ہے اور وہاں کی پولیس جب اس کا موبائل ڈیٹا چیک کر لیتی ہے تو اس کے ساتھ ہزاروں نازیبا فوٹوز، ہزاروں ویڈیوز وہ بھی نکل آتی ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، ہم کہاں جا رہے ہیں؟ ایک طرف تو ہم کہہ رہے ہیں کہ خواتین کی تعلیم کو ہم Encourage کریں، تو میرے خیال میں جناب سپیکر صاحب، اس طرح کے لوگ جو یونیورسٹیوں کو بدنام کر رہے ہیں، وہ ایک مقدس پیشے کو بھی بدنام کر رہے ہیں، اگر معاشرتی طور پہ اس کے ساتھ جو سلوک ہونا چاہیئے تھا، اگر میں جناب سپیکر صاحب، اس اسمبلی کی فلور پہ کہتا ہوں کہ اس طرح کا واقعہ اگر میرے ساتھ پیش آتا تو میں اس کو ماتھے پہ Shoot کرتا کیونکہ مجھے شریعت اجازت دیتا ہے کہ اگر کوئی آپ کی چادر و چاردیواری پامال کرے اور آپ کی عزت پہ ہاتھ ڈالے تو آپ پہ فرض ہے کہ اس کو Shoot کریں لیکن یہاں پہ قانون میں بھی اتنی سقم ہے کہ پھر وہ شہادتیں اور پھر وہ شہادتوں کا مشکوک ہونا، تو پھر وہ لوگ بری ہو جاتے ہیں لیکن میرے خیال میں سی ایم صاحب نے جو کمیٹی بنائی ہے، اس کے ساتھ ساتھ آپ بھی یہاں ایک سپیشل کمیٹی اناؤنس کریں تاکہ اس میں چاروں ریجنز کے لوگ ہوں (تالیاں) تاکہ ساری یونیورسٹیوں کو یا جو یونیورسٹیاں ہیں یا جتنی بھی درسگاہیں ہیں، ان سب میں وہ جائیں، ان کو دیکھیں کہ اس میں کیا ہو رہا ہے؟ سٹوڈنٹس کو سنیں، وہ اساتذہ کو سنیں، وہ چانسلر کو سنیں اور وہ پروفیسروں کو سنیں تو تب یہ مسئلہ حل ہوگا۔ اگر اس طرح نہیں ہے تو میرے خیال میں یہ واقعات بڑھتے جائیں گے اور ہماری خواتین کی خصوصاً جو تعلیم ہے وہ ختم ہو جائے گی، لوگ اپنی بیٹیوں کو یونیورسٹیوں میں تعلیم دینا بند کر دیں گے۔ تو جناب سپیکر صاحب، کم از کم ہم سے جتنا ہو سکتا ہے کہ وہ ہم کریں، تو آپ بھی اس میں اپنا حصہ ڈالیں اور ایک کمیٹی تشکیل دے دیں تاکہ وہ جائے اور وہ کمیٹی آپ کو پھر بھرپور رپورٹ پیش کرے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: اسی موضوع پہ بات کرتی ہیں؟ یہ بات کر لیں محترمہ ثوبیہ بی بی، سب سے پہلے یہ آئی تھیں، یہ بات کر لیں پھر آپ کر لیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں ڈاکٹر صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں کہ اس نے اس موضوع پر بات کی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی موضوع پہ آپ بات کرتی ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: لیکن ملاکنڈ چکدرہ یونیورسٹی میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ بات کر لیں پھر۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جو واقعہ پیش آیا، عبدالحسیب نامی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا بات سن لیں، ادھر سے لیں گے پھر ادھر سے لیں گے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: پاک سٹڈی کا جو ٹیچر ہے جس نے جتنی بھی یونیورسٹی کی لڑکیاں ہیں، ان کو واٹس ایپ کے اوپر میسجز بھیجے ہیں اور کہا ہے کہ آپ مجھے برہنہ پکچرز بھجوائیں اور یہ کریں اور اس کے بعد ان کو بلیک میل کر کے ان کے ساتھ غلط تعلقات رکھے جس کا مطلب یہی ہے کہ ان سب لڑکیوں کے ساتھ اس نے ریپ کیا ہے، تو اس پر میں اس کی پرزور مذمت کرتی ہوں اور اس بات پہ شرمندہ ہوں کہ جو یونیورسٹیاں پچھلے ادوار میں اوپن کی گئی ہیں تاکہ ہم اپنی بیٹیوں، اپنی بہنوں کو تعلیم دیں اور جن کا وہاں پہ غلط استعمال ہو رہا ہے اور یہی اساتذہ کی طرف سے ہو رہا ہے جن کو وہ غلط راستوں پہ ڈال رہے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ ثوبیہ شاہد بی بی، محتاط الفاظ کا استعمال کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، یہ بات میں اسی لئے کر رہی ہوں تاکہ اس فلور سے پورے عوام کو پتہ چل جائے کہ ہماری یونیورسٹیوں میں کیا ہو رہا ہے؟ اور جناب سپیکر صاحب، اس کے لئے آپ ایک کمیٹی ضرور۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اس طرح نہیں ہے، میری بات سنیں۔ دیکھیں، قوانین، محترمہ ثوبیہ کا مائیک On رکھیں، مائیک On رکھیں، اس طرح گزارش یہ ہے کہ یہ جو ایوان ہے، قوانین کون پاس کرتا؟ ایکٹ کون پاس کرتا ہے؟ دیکھیں، اگر آپ منتخب نمائندے اداروں کی بات کرتے ہیں تو اس پاکستان کی ساری کتابوں کے اوپر چڑھ کر کھڑے ہوئے ہیں نا مگر ہم بھی اپنی Responsibility پھر ٹھیک طریقے سے پوری کریں، یہ ایک واقعہ ہو گیا ہے، اس پہ آپ لائیں نئی قانون سازی لائیں نا، بدلائیں ان قوانین کو، جو فرسودہ قوانین ہیں جن کے تحت آپ نے لوگوں کو اختیارات دیئے ہوئے ہیں۔ دیکھیں، جب تک آپ کام

نہیں کریں گے، آپ قوانین کو ٹھیک نہیں کریں گے، اداروں کو تو جب آپ اختیار دیتے ہیں تو پھر تو وہ شتر بے مہار ہو جاتے ہیں، توKindlyالفاظ بھی ٹھیک اور۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، ہم نے پچھلے ادوار میں اس ایوان سے چائلڈ پروٹیکشن بل پاس کیا ہوا ہے، ابھی تک اس کے رولز نہیں بنے۔ جناب سپیکر صاحب، میں نےDomestic violenceکے بلز جمع کروائے ہوئے ہیں، پاس بھی ہو چکے ہیں، چائلڈ میرج کا بل میں نے جمع کروایا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون کدھر ہے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، ابھی تک ہمارے وہ پرائیویٹ ممبر بلز نہیں آرہے ہیں، اور بلز آرہے ہیں لیکن ہمارے بلز نہیں آرہے ہیں، اگر آپ اس کے لئے یہ اقدام اٹھائیں، اس کے لئے ہمارے ڈھیر سارے ویمن کاکس کی طرف سے پچھلے ادوار میں جمع ہوئے ہیں، انہی معاملوں کے لئے لیکن ابھی تک ان پر کوئی عمل نہیں ہوا۔ Last tenure میں مشتاق غنی صاحب نےHarassmentکی ایک کمیٹی بنائی ہوئی تھی جس میں ہماری لیڈیز ممبران تھیں اور جس یونیورسٹی میں اس طرح کا کوئی واقعہ آجاتا تھا تو ہم Specially جاتے تھے، اس کا ویزٹ کرتے تھے اور ڈائریکٹ وہ ہمیں کال بھی کرتے تھے اور ویمن کاکس میں بھی کال کرتے تھے اور اسی طرح ہمارے تکApproachہوتی تھی جس کو ہم اس اسمبلی کے فلور پہ ان مسئلوں کو اٹھاتے تھے لیکن ابھی تک ایسی کوئی کمیٹی اس دفعہHarassmentکے حوالے سے بھی نہیں بنی اور اس طرح کوئی بھی نہیں ہے۔ تو سپیکر صاحب، آپ سےJust گزارش ہے کہ ہمارے جو بلز پینڈنگ میں پڑے ہیں جو ہم نے پینڈنگ کئے ہیں، آپ ان کا جلد از جلد وہ دیں تاکہ وہ فلور کے اوپر آئیں اور اس کے لئے رولز بنیں، ابھی تک رولز بھی نہیں بنے کیونکہ یہ ہمارا اہم مسئلہ ہے اور ہمارے بچوں کو، عورتوں کو پروٹیکشن دینا یہ اس اسمبلی کی، ایوان کی بہت اہم ضروری باتیں ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہمایون خان بات کرلیں پھر آپ کرلیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، سب باتیں کریں گے لیکن اس سے پہلے آپ ایک کمیٹی کم از کم ملاکنڈ ڈویژن کے جتنے بھی ایم این ایز، ایم پی ایز وہ بنادیں اور جتنے بھی ہیں تاکہ وہ اس کمیٹی میں بیٹھ جائیں اور یہ جو کارروائی ہوئی ہے، تاکہ اس کی روک تھام ہو جائے اور یہ صرف ملاکنڈ ڈویژن کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، چاہے وہ پشاور ہے، چاہے وہ جہاں بھی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس پہ بات کرتے ہیں۔ جی آفریدی صاحب، آپ تو جواب دیں گے، پہلے آفریدی صاحب بولیں، یہ آفریدی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ جناب سپیکر صاحب، استاد کی اہمیت کے بارے میں میں کچھ پہلے بتانا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت العالمین اور وہ امام الانبیاء کا ایک درجہ رکھتے تھے تو ان سے کچھ اصحاب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سا انعام اللہ تعالی نے آپ پہ کیا ہے جس پر آپ فخر محسوس کرتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ مجھ پر اللہ تعالی نے بہت سے انعامات کئے ہیں، مجھے امام الانبیاء بھیجا ہے، رحمت العالمین بھیجا ہے، نبوت مجھے دی ہے مگر جس پہ میں فخر کرتا ہوں وہ یہ کہ مجھے ایک استاد بنا کر بھیجا ہے، یعنی معلم پہ، ٹیچر پہ انہوں نے فخر کیا رسول اللہ ﷺ نے، اور کل پرسوں جو واقعہ ملاکنڈ یونیورسٹی میں، اس طرح ہمارے دوسرے بھی، اس سے پہلے بھی کچھ واقعات ہوئے ہیں یونیورسٹیوں میں، وہ ہمارے لئے، ہم سب کے لئے بحیثیت مسلمان ہمارے لئے اور ایک مہذب معاشرے کے طور پر ہمارے لئے وہ شرم کا باعث ہیں، ہماری اس قوم کے لئے، ہمارے اس معاشرے کے لئے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بچیوں کا اور استاد کا جو رشتہ ہوتا ہے، وہ ایک والد اور بچوں کا رشتہ ہوتا ہے اور ایک والد اپنے بچوں کو جب ہوس کا نشانہ بناتا ہے تو پھر اس معاشرے کو اور پھر اس طرح ایک Well educated بندہ اس طرح جب حرکت کرتا ہے تو یہ بہت افسوس کی بات ہوتی ہے۔ سپیکر صاحب، اس کے لئے قانون سازی ہونی چاہیئے، فرد واحد کو اس طرح اختیار نہیں دینا چاہیئے کہ وہ نمبرز وغیرہ دے سکے اور وہ پھر بچوں کو بلیک میل کر سکے۔ اس کے تقریباً میرے خیال میں ایک سمسٹر کے سو (100) نمبر ہوتے ہیں، پچیس نمبر جو ہوتے ہیں، وہ Viva کے اور وہ اپنے جو وہ Assignments وغیرہ جمع کرتے ہیں، اس کے ہوتے ہیں، پچیس نمبر اس کے مڈ ٹرم امتحان کے لئے اور پچاس نمبر اس کے Final exam کے ہوتے ہیں، اگر اس کے لئے یہ اختیار فرد واحد سے لیا جائے اور اس کے لئے کوئی کمیٹی وغیرہ تشکیل دی جائے تاکہ یہ بلیک میلنگ وغیرہ نہ ہو سکے تو یہ بہتر ہو گا۔ شکریہ جناب سپیکر اور دوسرا جناب سپیکر صاحب، ہمارا ایک معزز رکن علی شاہ، اس کو غیر قانونی طور پر وہاں اسلام آباد میں Arrest کیا گیا ہے، اس کے بارے میں اگر پروڈکشن آرڈر آپ جاری کر سکیں کل کے اجلاس کے لئے یا پرسوں آئندہ اجلاس کے لئے تو بہتر ہو گا اور ہم سب اس کی مذمت بھی کرتے ہیں، یہ سلسلہ بند ہونا چاہیئے، جو عوامی نمائندوں کے

ساتھ جو یہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے، یہ غیر آئینی اور غیر قانونی، تو اس کو فوراً بند کیا جائے، مہربانی ہو گی سپیکر صاحب، اس کے بارے میں آپ رولنگ دے دیں جی۔

جناب سپیکر: جب اس بحث کو Conclude کر لیں تو پھر قرار دادیں لے لیتے ہیں۔ عبدالمنعم خان، اس پہ آپ بات کرنا چاہتے ہیں، اسی موضوع پہ؟

جناب عبدالمنعم: جی وکیل صاحب کے موضوع پہ تھوڑا سا اس میں میں بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اسی موضوع پہ؟

جناب عبدالمنعم: جی جی۔

جناب سپیکر: بولیں۔

جناب عبدالمنعم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ زه د معزز ایوان توجه دې ته راګرځوم چې علی شاه خان صاحب، ایم پی اے یو خو پینسټھ سال عمر ئے دے، دویم د هائی کورټ یو ښه وکیل دے، دریم ټولو نه اهم د دې ایوان معزز رکن دے، هغه ماښام روټئی له راځی ایف سیکس ته، او هلته په سول (جامو) کښې خلق راځی او لکه غله چې راشی، ډاکوان او سړے اوچتوی، ماښام سات بجې اوچتوی سپیکر صاحب، او بیا پرې سحر چې ایف آئی آر مونږ چیک کوؤ نو ایف آئی آر کښې لیکلی دی چې دے د شپې په دوه بجې راغلے دے، په فیض آباد پولیس چیک پوسټ باندې فائر کړے دے، زمونږ پکښې پولیس هم لګیدلے دے۔ ګورئ جی، داسې قانون چې هغه ماښام سړے اونیسی هغه په سکرین باندې شته، دا ډیجیټل دغه دے، اوس ټولې کیمرې دی، اووه بجې نیسی او سحر بیا چې هغه جج ته پیش کوی نو هغه دوه ورځې ریمانډ ورکوی چې ریمانډ نه بهر کړی نو واپس ئے بیا بوځی عدالت ته، نو د هغه ریمانډ خبرې خو مونږ نشو کولے خو بهرحال چې عدالت ته بوځی نو جج صاحب ته هغه پخپله خپل بیان ورکوی، چونکه هغه د هائی کورټ ښه 'هائی پروفائل' وکیل دے، چې هغه بحث کوی نو جج صاحب مطمئن کیږی او دا هغه جج دے جی کوم چې زمونږ عمران خان ته سزا ورکړې ده، بیا جج صاحب وائی، زه دا فائل دننه کمره کښې ګورم او تاسو ته وایم، پینځه منټه بعد رااوځی او بیا دوه ورځې ریمانډ ورکوی، بیا دوه ورځې ریمانډ نه وروستو هغه بله ورځ بیا پیش شو، نو بیا ئے ورله یو ورځ ریمانډ

ورکړو خو د افسوس خبره دا ده چې هغه کمرې ته دننه ځی، تپوس کوی او بهر هغه له مزید نور ریمانډ ورکوی، یو پینستهٔ سال سړی له او داسې غیر قانونی، غیر آئینی گرفتار کړے دے چې هغه د سره په هغه کښې شته دے نه، د سره پرچې پرې شته دے نه، اوس پرچې پرې هغه د پولیس د ویشتو کوی، بیا جی دا افسوسناکه خبره زه د خپل "کے پی" خبره کوم، د"کے پی هاؤس" سپیکر صاحب، دا خبره د نوټ کولو ده، سپیکر صاحب، د هغه بچی مطلب د هغه ذاتی بچی خو د عاجز نشته خو وراره او خورئے دا اوس هغه سره وی، هغوی د"کے پی هاؤس" والا هلته نه پریږدی او ورته وائی چې ستاسو درې ورځې پورا شوې دی، تاسو اوځئ، دا جی دوئ ته رولنګ ورکړئ جی چې دا "کے پی هاؤس" خو زمونږ "کے پی هاؤس" دے ، بیا ولې؟ دا هاؤس خو زمونږ کور دے چې زمونږ کور کښې بیا سړے نه وی او د سړی بچی ته وائی چې ته اوځه، نو په دیکښې جی لږ غوندې جی د "کے پی هاؤس" والا ته دا ورکړه چې د سړی وراره بچے سړی سره وی او سړے ترې اونیسی، هغه به ته د هاؤس نه اوباسې، بیا ورله زما د بچی په نوم کمره اغستلې ده، هغه ورور او وراره په هغې کښې اوسیږی جی، نو دا رولنګ کم از کم "کے پی هاؤس" ته ورکړه، خو که دا پروډکشن آرډر اوشی نو دا ډیر زیات ښه دے چې هغه راشی خو دا یو آرډر ورکړئ چې "کے پی هاؤس" ته کم از کم د سړی وراره پکښې وی۔

جناب سپیکر: عبدالمنعم خان، آپ کی بات ہو گئی جی، ابھی اسی موضوع پہ یہ جو یہی موضوع ہے، نہیں وہ پیچھے ریحانہ اسماعیل صاحبہ اس پہ بات کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب، یہ ملاکنڈ میں جو واقعہ ہوا ہے، بہت افسوسناک اور پختون معاشرے پہ ایک بدنما داغ ہے۔ جناب، یہ پہلا واقعہ نہیں ہے، اس سے پہلے گومل یونیورسٹی میں، پشاور یونیورسٹی میں، بے نظیر یونیورسٹی میں ایسے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں لیکن اس کی ابھی تک ایسی خاطر خواہ ان کو ایسی سزائیں نہیں ملیں کہ ہم کہہ سکیں کہ ہم اپنی یونیورسٹی کی بچیوں کو محفوظ بنا سکے ہیں، یہ ایسی رپورٹ بہت کم ہوئی ہے کیونکہ عزت کی خاطر کافی لڑکیاں خاموش رہتی ہیں لیکن یہ ہمارے معاشرے کا المیہ ہے کہ ہم ان کو بدنام تو کر دیتے ہیں لیکن ان کو تحفظ نہیں دے سکتے۔ جناب، میں نے اس پہ کونسچنز بھی جمع کئے ہیں، بے نظیر یونیورسٹی میں لیب اسسٹنٹ خواتین کی میرے پاس ان کی Written

میں رپورٹ بھی موجود ہے، تو جناب، اس کو کمیٹی میں بھیجیں کہ کم از کم یہ پشاور میں جو بے نظیر یونیورسٹی ہے، وہاں پر جو میل سٹاف ہے، کم از کم ان کو تو آپ وہاں سے ہٹائیں، خواتین کی یونیورسٹی ہے، کیا ہمارے پاس خواتین ٹیچرز نہیں Available کہ ہم وہاں پر میل ٹیچرز بھیجتے ہیں؟ جو وہاں پر ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جو ہماری بچیاں وہاں پر تعلیم کے بجائے وہ ہراساں ہوتی ہیں۔ جناب، یہ بہت حساس معاملہ ہے، اگر ہم تمام یونیورسٹیوں میں میل سٹاف کو کم نہیں کر سکتے لیکن اس کے لئے Harassment کا ایک Centralized نظام تو ہونا چاہیئے، یہ Code of conduct تو ہم ہر جگہ لگاتے ہیں لیکن اس پہ کمیٹیوں میں اس طرح عمل نہیں ہوتا، ہماری اسمبلی کے باہر بھی Code of conduct لگا ہوا ہے Harassment کا، لیکن اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ آپ یونیورسٹی میں چیک کریں، تو یہ میرے خیال میں ہائر ایجوکیشن کمیٹی میں ریفر ہونا چاہیئے اور بے نظیر یونیورسٹی میں جو میرے پاس اس کے تمام شواہد موجود ہیں، میں کمیٹی کے سامنے وہ رکھنا چاہتی ہوں، تو پلیز آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، تھینک یو۔ پہلے ایک چیز کو تو مجھے نمٹانے دیں، (مداخلت) میرے بھائی! اسی موضوع پہ بات سنیں، بات ویسے اپنا داؤد شاہ، بات ایک ہی ہے، بات یہی ہے نا، اس کا آپ جواب دے دیں۔ جی ہمایون خان، آپ اس پہ کمنٹ کریں پھر اس کو وائنڈ اپ کرتے ہیں۔

<u>جناب ہمایون خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات):</u> بِسۡمِ ٱللّٰہِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لغمانی صاحب کچھ کہتے ہیں، لغمانی صاحب کا مائیک On کریں، ایک منٹ جی۔

<u>جناب منیر حسین:</u> شکریہ جناب سپیکر، یہ ساری باتیں ہو گئیں کہ ایک واقعہ ہو گیا، اس پہ کمیٹی بنائی جائے، جس نے یہ واقعہ کیا ہے، اس کی اس کو سزا دی جائے، یہ ساری باتیں ہیں اور ٹھیک ہے لیکن کیا اس کا یہ حل ہے کہ ایک واقعہ ہو گا، اس کے بعد ہم کمیٹی بنائیں گے، پھر وہ اس کو سزا ہو جائے گی؟ اس کا سد باب اس کے لئے قانون گری جو بنیادی بات ہے، جو برائی کی جڑ ہے، وہ مخلوط ذریعہ تعلیم ہے۔ عرصہ دراز سے یہ ایک مطالبہ ہو رہا ہے جو وفاقی گورنمنٹ سے بھی ہے، صوبائی گورنمنٹ سے بھی ہے کہ مخلوط ذریعہ تعلیم کو ختم کیا جائے، خواتین کے لئے، بچیوں کے لئے الگ سکول، کالج اور یونیورسٹی ہوں، بچوں کے لئے الگ ہال ہوں، یہ ایک یونیورسٹی کا معاملہ نہیں ہے، یہ سکولوں میں بھی ہو رہا ہے، یہ کالجوں میں بھی ہو رہا ہے، ہر جگہ یہ مخلوط ذریعہ تعلیم جو ہے یہ اس برائی کی ایک جڑ ہے اور دوسرا، (تالیاں) اور دوسری جو بات ہے Internal اور External marks، یونیورسٹیز میں ٹیچرز کو جو Internal marks کا سسٹم ہے، جو

سمسٹر کا سسٹم ہے، وزیر تعلیم ادھر موجود نہیں ہیں، اس کو Internal اور External والے سسٹم کو ختم کر دینا چاہیئے۔ (تالیاں) پہلے ایک سسٹم ہوتا تھا، پیپرز بنتے تھے، نہ کسی کو پیپر کا پتہ ہوتا تھا، اور جب پیپرز جاتے تھے تو رول نمبر کے ساتھ جاتے تھے، کسی نام کے ساتھ نہیں جاتے تھے، تو مارکنگ بھی ٹھیک ہوتی تھی، آج بچیوں کو چھوڑ دیں، سمسٹر سسٹم میں ہر جو ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کے بچے سارا دن ٹیچرز کے پیچھے گھومتے ہیں کہ یہ Internal marks ہمیں مل جائیں، تو پھر یہاں پہ یہ واقعات نہیں ہوں گے تو اور کیا ہو گا؟ شاخیں پکڑنے کے بجائے ہمیں جڑ کی طرف جانا چاہیئے، جو برائی کی جڑ ہے اسے ختم کرنا چاہیئے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہمایون خان، اس بات کو Conclude کرتے ہیں جی۔

<u>جناب ہمایون خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات)</u>: بالکل جی، جس طرح میڈم نے فرمایا اور ہمارے سارے دوستوں نے، ایک تو جو Specific واقعہ کی طرف میں عرض کرلوں کہ 14 تاریخ کو یہ واقعہ پیش آیا اور اسی ٹائم میں نے سی ایم صاحب کو اور منسٹر ہائر ایجوکیشن کو کال کی، تو سی ایم صاحب نے اسی ٹائم ہائی لیول کی ایک کمیٹی بنائی، اس میں آصف رحیم جو گریڈ انیس کا ایڈمنسٹریشن آفیسر ہے اور سونیا شمروز خان، اے آئی جی اسٹیبلشمنٹ جو خاتون ہیں، اس کی کمیٹی بنائی، ڈی سی دیر اور لوئر دیر کے ڈی پی او کو اس کے ساتھ ملایا کہ بھئی! ان کے ساتھ تعاون کریں اور آج وہ کمیٹی ادھر گئی ہے، اس کی ساری جتنی بھی وہ انکوائری ہے وہ کرے گی، جو Aggrieved family ہے، جو پرسنز ہیں، ان کے ساتھ ملے گی اور ان کو قرار واقعی سزا ملے گی۔ اس کے علاوہ ہم یکطرفہ بات تو نہیں کر سکتے کہ فلاں گنہگار ہے اور فلاں بے گناہ ہے، تو ان شاء اللہ ہائی لیول کی ایک کمیٹی ہے جو سی ایم صاحب نے بالکل ایک گھنٹہ بعد اس کو بنایا ہے، اے آئی جی اسٹیبلشمنٹ اور ایڈمنسٹریشن کے ایک ایڈیشنل سیکرٹری کو، باقی جس طرح لغمانی صاحب نے بات کی تو یہ Permanent حل کی طرف ایک راستہ ہے، اس کے لئے میں بھی سفارش کرتا ہوں کہ اس کے لئے ایم پی ایز کی یا کسی اسپیشل کمیٹی بنائی جائے کیونکہ Permanent اس کا حل نکل آئے کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسی ایک یونیورسٹی کے پیپرز دوسری یونیورسٹی والے چیک کریں، دوسری یونیورسٹی والے اس کے چیک کریں یا نمبر دے دیں، جس طرح بھی ہو، تو اس کے لئے Permanent اگر کوئی کمیٹی بنانا چاہتے ہیں بالکل کرلیں، باقی اسی ایشو پہ بالکل ٹھیک ٹھاک کمیٹی بنی ہے اور آج وہ گئی ہے، خاتون ہے، سونیا شمروز خان اور آصف رحیم، تو ان شاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، اس کی کمیٹی Probe کرے، یہ دونوں بڑے قابل افسران ہیں، سونیا شمروز صاحبہ بھی صوبے کی سطح پہ بڑی ایک اعلیٰ آفیسر ہیں اور یہ آصف صاحب بھی، تو ٹھیک ہے ان کی Findings آتی ہیں، اس کے بعد دیکھتے ہیں۔ جہاں تک سٹینڈنگ کمیٹی کا تعلق ہے تو اس کو ہم کسی طریقے سے ہائر ایجوکیشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کریں گے، اس Context میں نہیں کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کس طریقے سے ہم قوانین کو بہتر کر سکتے ہیں اور ہم یہ جو مخلوط نظام تعلیم ہے، اس کو کیسے ٹھیک کر سکتے ہیں، کیسے اسے دین کے مطابق ہم لا سکتے ہیں؟ تاکہ بچیوں کے لئے علیحٰدہ کیمپسز ہوں اور بچوں کے لئے ہمارے علیحدہ، تو اس پہ چونکہ Deliberation ہونی ہے تو اس کو کسی مناسب ٹائم پہ ہم اس کو، کیا کہتے ہیں آپ معزز اراکین؟ وہ رپورٹ علیحٰدہ چیز ہے اور یہ جو بات ہے، یہ علیحٰدہ ہے، دونوں چیزیں مختلف ہیں۔

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب، تھوڑا سا، دو منٹ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب، میں ایک Suggestion دے رہا ہوں، ایک تو یہ Specific واقعہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اس پہ تو وہ انکوائری ہو رہی ہے۔

جناب عدنان خان: نہیں سر، وہ انکوائری تو ہو رہی ہے، وہ انکوائری پتہ نہیں کس طرح ہو رہی ہے؟ وہ تو ٹھیک ہے ہمیں اس کے اوپر کوئی نہیں ہے، اس طرح کی انکوائریاں ہو جاتی ہیں اور پھر وہ ڈسٹبن کی نذر ہو جاتی ہیں۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے، اس کی انکوائری بھی ہونی چاہیئے، اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بھی بننی چاہیئے کیونکہ یہ ایک واقعہ نہیں ہے، اس طرح کے ہزاروں واقعے ہوتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے جو Suggestion دی ہے، بالکل ہم اس کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں، آپ کی Suggestion بالکل سر آنکھوں کے اوپر، زبردست Suggestion ہے کہ مخلوط طرز تعلیم جو ہے اس کے لئے ہم کوئی ایسا Way-out نکال لیں کہ اس طرح کی Harassment آئندہ کے لئے نہ ہو اور اس کے لئے کوئی سزا بھی تو مختص ہو، یہ تو نئی انکوئری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: تو وہ Harassment Act موجود ہے، اس پہ جب Implementation ہو گی تو ایک چیز ثابت ہو گی۔ دیکھیں، باتیں سننے میں اور دیکھنے میں جب تک اس کی Findings نہیں آتی ہیں نا، اس وقت تک تو اس میں بہت آگے کمنٹ نہیں ہو سکتا ہے۔

جناب عدنان خان: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب، آپ کیا کہتے ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، Last tenure میں ایک کمیٹی بنی تھی، مشتاق غنی صاحب نے بنائی تھی اسمبلی میں۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): سپیکر صاحب، جس طرح عدنان نے کہا اور میں نے بھی کہا کہ اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ واقعہ، یہ واقعہ تو ہو گیا، یہ ابھی عدالت چلے گا لیکن یہ واقعہ بھی اور جو سارا ہمارا یونیورسٹی نظام ہے، جس طرح وکیل صاحب نے کہا کہ جو مخلوط تعلیمی نظام ہے، اس کے بارے میں لیکن اس میں ہماری حکومت کی سائڈ کے بھی ایم پی ایز شامل کئے جائیں اور اپوزیشن کے بھی شامل کئے جائیں، تو سٹینڈنگ کمیٹیاں تو Already بنی ہوئی ہیں لیکن اگر اس میں سپیشل کمیٹی آپ بنا دیں۔

جناب سپیکر: تو سٹینڈنگ کمیٹی کو کیوں نہیں؟ ڈاکٹر صاحب، آپ کام کرنے دیں۔

معاون خصوصی ہاؤسنگ: نہیں نہیں، سپیکر صاحب، میں اس کی مخالفت نہیں کرتا لیکن اگر اس میں یا اس طرح کریں کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں اور بندوں کو بھی ڈالا جائے، جس طرح وہاں ملاکنڈ کے لئے کیا۔

جناب سپیکر: اس میں دونوں طرف کے لوگ شامل ہیں نا، وہ ہو سکتا ہے، وہ Possible ہے، وہ ہم چیئرمین صاحب سے ریکویسٹ کر دیں گے کہ جو بھی اس کو ڈالنا ہو، (شور) یار معزز اراکین! میں اس کو Light نہیں لے رہا، میں جو بات کر رہا ہوں آپ اس کو سمجھیں، آپ ایک واقعے کو، میں کہتا ہوں اس واقعے کی رپورٹ کو آنے دیں۔ (شور) نہیں نہیں، میں اس کمیٹی پہ Agree نہیں کرتا ہوں، اگر ہاؤس چاہے گا تو اگر ہاؤس کہتا ہے تو Put کر دیتا ہوں مگر یہ دیکھیں آپ اس قانون کو ٹھیک کریں، آپ جو سسٹم ہے اس کو ٹھیک کریں، تو پھر بات ہے نا، آپ کمیٹی بنائیں، اس کے قانون کو ٹھیک کریں، اس کے مخلوط نظام تعلیم کو ختم کریں تو میں آپ کے ساتھ ہوں، پھر بھی آپ سارے چاہیں گے کہ

ہم اس طرح کمیٹی بناتے ہیں تو میں اس طرح بنادوں گا۔ (شور) آنریبل منسٹر فار ریونیو اینڈ اسٹیٹ کا مائیک On کر دیں، منسٹر فار ریونیو کا مائیک On کر دیں۔

جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک): شکریہ سر، میرا خیال ہے کہ اس واقعے پہ اگر سپیشل کمیٹی بنتی ہے تو کوئی بری بات نہیں ہے، خاص طور اس واقعے کے حوالے سے، اور باقی اگر چیزیں جو ہیں، جو ریفارمز کی بات کرتے ہیں یا باقی قانون سازی کی بات کرتے ہیں، وہ بے شک سٹینڈنگ کمیٹی میں چلی جائے لیکن اس واقعے پہ اگر بنتی ہے، یہ بڑا حساس نوعیت کا معاملہ ہے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اس میں جو کمیٹی ہو گی وہ بھی Facts finding کرے گی، (تالیاں) تو میرے خیال میں بنا لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، (شور) مخصوص اس پہ بنائیں سر۔

جناب سپیکر: آپ کے آنریبل سی ایم نے اس پہ ہائی لیول انکوائری کمیٹی تشکیل دے دی ہے جو اس کو Probe کر رہی ہے۔

وزیر مال واملاک: صحیح ہے سر، اس کو رہنے دیں، وہ چلتی رہے ساتھ، اس کو روک نہیں رہے ہیں۔ (شور) جناب سپیکر، اس میں آپ اس طرح کر لیں جو کمیٹی، جو کمیٹی، (شور) ایک منٹ جی، ایک منٹ میرے بھائی، میں آپ کی بات کرتا ہوں، کوئی کمی رہ گئی تو آپ ضرور اس میں حصہ ڈالیں۔ سر، اس طرح کریں، وہ جو ایک کمیٹی بنادی گئی ہے سی ایم صاحب کی طرف سے، اس کی رپورٹ اسپیشل کمیٹی کے پاس آجائے، (تالیاں) یہ ایک بہتر طریقہ ہو گا، وہ رپورٹ تو کرے نا ان کو، سی ایم صاحب کو کرے گی نا تاکہ ایوان کو اعتماد رہے اس بات پہ، ہم نے چھپانا تو کچھ نہیں ہے نا جی، جو Facts ہیں، جو وہ کمیٹی (معلوم) کرتی ہے تاکہ ان کا اعتراض ختم ہو جائے گا، یہ کوئی بری روایت نہیں ہے سر۔

جناب سپیکر: تو وہ آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی میں Lay کر دیں گے نا۔

وزیر مال واملاک: جی سر۔

جناب سپیکر: وہ جو رپورٹ ہے، سی ایم صاحب کو جو جائے گی، وہ ہم اس کو بعد میں سٹینڈنگ کمیٹی میں Lay کر دیں گے، بات تو وہی ہے۔

وزیر مال واملاک: میں بصد احترام جناب سپیکر، مجھے اپنے ان دوستوں سے یہ لگ رہا ہے کہ جیسے حکومت اس معاملے کی کچھ چیزوں کو چھپا رہی ہے۔

جناب سپیکر: ایسا ہی ہے۔

وزیر مال واملاک: اسی لئے میں کہہ رہا ہوں، ایسا ہی لگ رہا ہے، ان کو تو ہم چھپا نہیں رہے ہیں، سی ایم صاحب نے اس کی کمیٹی بنادی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ وہ رپورٹ ان سے شیئر کر دی جائے۔

جناب سپیکر: چلیں اس طرح ہے لغمانی صاحب، اس پہ مجھے آپ ذرا مشورہ دیں، دیکھیں، ایک تو یہ آرٹیکل 13 جو ہےConstitution of Pakistanکا، ٹھیک ہے، یہ بک ہے آپ کے پاس؟

جناب منیر حسین: جی۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس بک ہے،Constitutionکی بک ہے؟آپ ذرا آرٹیکل 13 دیکھ لیں۔

Mr. Muneer Hussain: Ji. Article 13: "No person— (a) shall be prosecuted or punished for the same offence more than once; or
(b) shall, when accused of an offence, be compelled to be a witness against himself. "

یعنیPunishکرنااور چیز ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب منیر حسین: انکوائری ہونی ہے۔

جناب سپیکر: یہ اور چیز ہے۔

جناب منیر حسین:انکوائری کے لئے ایک سے زیادہ کمیٹیاں بھی بن سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

جناب منیر حسین: یہی ہے، یعنی کمیٹی کی انکوئری کرنی اور بات ہے اور وہ ایک سے زیادہ بھی جوائنٹ کمیٹی بھی بن سکتی ہے۔

جامعہ ملاکنڈ میں مبینہ ہراسانی کی تحقیقات کے لئے خصوصی کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: The matter raised by honourable Dr. Amjad Sahib and other MPAs, regarding the issue of Malakand University harassment case; is it the desire of the House that a Special Committee be constituted on the matter?

توآپ سے ہم رائے لے لیتے ہیں، اگر ہاؤس کہتا ہے کہ اس پہ بنالیں تو ابھی ہم اس پہ سپیشل کمیٹی اناؤنس کر دیتے ہیں۔

Is it the desire of the House that the Special Committee on this subject be constituted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. (Applauses) The numbers of Members and Terms of Reference?

بیٹھ جائیں،آپ بیٹھ جائیں۔ طفیل انجم صاحب،آپ بات کرتے ہیں؟طفیل انجم کا مائیک On کریں۔

(شور) یار! ایک منٹ،یہ دعا کرنا چاہتے ہیں کوئی جی۔

جناب طفیل انجم(معاون خصوصی فنی تعلیم): شکریه جناب سپیکر، په 26 نومبر په اسلام آباد په ډی چوک کښې د پاکستان تحریک انصاف په پرامن Protest باندې چې ریاست کوم ظلم په مونږه باندې، د پاکستان تحریک انصاف په ورکرانو باندې، په قائدین باندې کوم کړے وو نو په هغې کښې زما د حلقې شاهنواز انتهائی زخمی شوے وو، چونکه هغه نن خلورمه روځ ده وفات شوے دے، د هغه په حق کښې دعا اوکړئ جی۔

جناب سپیکر: دعا اوکړئ جی۔

(اس مرحلہ پر دعا کی گئی)

جناب سپیکر: آمین۔ مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ کچھ قراردادیں لے لوں،آپ کی اگر اجازت ہو تو،آپ تو جانا چاہتے ہوں گے،بس پلیز، دو منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب مشتاق احمد غنی: بہت شکریہ سپیکر صاحب، حسب سابق،اوہ نہیں Sorry، پہلے Rule relax کرتے ہیں۔

I request to relax rule 124 under rule 240 and allow me to move the resolution.

Mr. Speaker: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

قرار دادیں

جناب مشتاق احمد غنی: تھینک یو۔ حسب سابق سروس رولز اور اصولوں کے مطابق سینیارٹی ہمیشہ تقرری کی تاریخ سے شمار کی جاتی ہے، اسے ایف اے / ایف اس سی کی اصولی تاریخ سے مشروط کرنے سے سینیئر ملازمین نقصان میں رہتے ہیں کیونکہ کم سروس والے ملازمین جو پہلے تعلیمی قابلیت حاصل کر چکے ہیں، وہ زیادہ تجربہ رکھنے والے ملازمین سے پہلے ترقی پا جاتے ہیں جو کہ اصول، میرٹ، سینیارٹی اور انصاف کے بنیادی اصول کے خلاف ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ 2019 کے سروس رولز کے تحت کلاس فور ملازمین جو ایف اے / ایف ایس سی پاس کرنے کے بعد جونیئر کلرک کے عہدے کے اہل ہوتے ہیں، ان کی سینیارٹی کا تعین ایف اے / ایف ایس سی پاس کرنے کی تاریخ کے بجائے تقرری کی تاریخ سے ہونا چاہیئے جیسا کہ محکمہ ایجوکیشن کے تمام کیڈر ملازمین کی پروموشن سینیارٹی کی بنیاد پر ہوتی ہے جو کہ Date of appointment ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر لاء صاحب، یہ آنریبل ممبر مشتاق احمد غنی صاحب نے جو قرار داد پیش کی ہے، یہ ذرا آپ دیکھ لیں، کیا ESTA code اس بات کو Cover نہیں کرتا ہے؟

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): سپیکر صاحب، چونکہ اس قراداد کی کاپی ہمیں موصول نہیں ہوئی ہے تو اس وجہ سے اس کو تھوڑا سا پڑھ لیتے ہیں اور اس کے بعد کچھ اس کے اوپر پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب، اس کو ذرا پینڈنگ کر لیتے ہیں کہ یہ دیکھ لیں کیونکہ اگر یہ ESTA code میں Covered ہے تو۔

جناب مشتاق احمد غنی: اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے منسٹر صاحب، اس میں ایف اے، ایف ایس سی کی شرط رکھی گئی ہے کہ سینیارٹی کے لئے سرکاری ملازمین جو درجہ چہارم کے ہیں، ان کو ایف اے، ایف ایس سی کے بعد۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے اب لاء میں Cover ہو گئی ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جونیئر کلرک کے لئے شارٹ لسٹ کیا جائے گا، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے یہ چیزیں Covered ہیں، یہ Last qualification ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: ایف اے، ایف ایس سی کی تاریخ نہ رکھی جائے، ایف ایس سی ضروری ہے، Mandatory ہے لیکن Date of appointment چونکہ وہ کوئی جو پہلے بیس سال پہلے کا ایک بندہ ہے، اس کو آپ نہیں کر رہے ہیں اور دوسرا جو ہے، یہ کل جس نے ایف اے کیا ہے اس کو کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب، اس کو دیکھ لیں، اگر یہ۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: اس کا مطلب یہ ہے کہ Date of appointment سے ہو بس۔

جوزیر قانون: اچھا جی۔

جناب سپیکر: Kindly اس کو دیکھ لیں، میرا خیال ہے کہ یہ ESTA code میں یہ ساری چیزیں Covered ہیں۔

وزیر قانون: سر، چونکہ، دیکھیں کلاس فور تو Illiterate بھی ہو سکتا ہے اور ماسٹر بھی ہو سکتا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ابھی جس طرح سپیکر صاحب نے بتایا ہے کہ یہ چیز ESTA code میں Already، ہو سکتا ہے یہ چیزیں Covered ہوں، یہ دیکھ لیتے ہیں، اس کے بعد ہی اس کے اوپر کچھ Point of view بندہ دے سکتا ہے اور جہاں تک جونیئر کلرک کی بات ہوئی تو سر، آپ کو پتہ ہے کہ ابھی ایف اے، ایف ایس سی تو میرے خیال میں Minimum condition ہو سکتی ہے اور اس سے کم تو۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: شاید میری بات کو کوئی سمجھ نہیں پا رہا، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ایف ایس سی کو نہ رکھیں، ایف اے، ایف ایس سی ہونی چاہیئے لیکن میں کہتا ہوں کہ پاس کرنے کی Date سے سینیارٹی کاؤنٹ نہ ہو، Date of appointment سے سینیارٹی کاؤنٹ ہو، تو بات یہ ہے۔

وزیر قانون: اچھا اچھا، ٹھیک ہے سر، اس کو دیکھ لیتے ہیں، اس کو ڈسکس کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر لاء، کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون: سر، اس میں اس طرح کر لیں کہ یہ ریزولیوشن تو پاس کر لیں، پھر Let the cabinet decides کہ اس کے اوپر کیا Decision کرتی ہے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

وزیر قانون: اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ایڈمنسٹریٹیو مینڈیٹ ہے جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

یہ قرارداد لے لیں نا، زر عالم خان، یہ ریزولیوشن لے لوں نا، زر عالم خان کا مائیک On کریں۔

جناب زر عالم خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ مسٹر سپیکر، ہر گاہ کہ اسلام آباد میں 26 نومبر 2024 کو پرامن احتجاج کے دوران اسلام آباد پولیس نے پی ٹی آئی کے ہزاروں کارکنوں کو غیر قانونی گرفتار کیا اور سینکڑوں کارکنان زخمی ہوئے جبکہ گرفتار کارکنوں پر اٹک جیل میں بالخصوص پختونوں کے ساتھ بہت زیادہ ظلم اور بربریت کر رہی ہے اور جیل مینو کے مطابق کھانا بھی فراہم نہیں کیا جاتا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی پرزور سفارش کرے کہ گرفتار کارکنانوں کے ساتھ ظلم اور ناانصافی بند کر کے فی الفور رہا کیا جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, move by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب اکرم اللہ غازی کا مائیک On کر لیں۔

جناب اکرام اللہ: شکریہ جناب سپیکر، ہر گاہ کہ 14 جنوری 2025 کو وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے زیر صدارت بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اجلاس ہوا جس میں ٹورازم پولیس اہلکاروں کو ریگولر کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور انہی اہلکاروں کی تنخواہ 36 ہزار سے بڑھا کر 45 ہزار کرنے کی منظوری بھی دی گئی لیکن بعد ازاں مذکورہ بالا فیصلے پر متعلقہ ٹورازم اور کلچر اتھارٹی نے ابھی تک عمل درآمد نہیں کیا اور ٹورازم پولیس اہلکاروں کا کنٹریکٹ بھی عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ ٹورازم پولیس اہلکاروں کو ریگولرائز کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تنخواہوں کو بھی 36 ہزار سے 45 ہزار کرنے کے احکامات جاری کریں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب محمد سہیل آفریدی(معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دو تین قرار دادیں ہیں، پھر آپ بات کر لیں اور آپ بھی کر لیں۔ اب یہ اور کس کس کی ہے؟ یہ اپنا ریاض، محمد ریاض، آپ کی قرار داد ہے، ثوبیہ شاہد بی بی کی، تیمر گرہ کالج کی ایک قرار داد ہے، آپ پڑھتے ہیں شفیع اللہ خان؟

جناب شفیع اللہ: شکریہ سپیکر صاحب، جو ریزولیوشن میں پیش کرتا ہوں، یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے اور میڈیکل کالج تیمر گرہ سے Related ہے۔ تیمر گرہ میڈیکل کالج پہلے سے مختلف ایشوز کا شکار رہا ہے اور وقتاً فوقتاً اس فلور پہ ہم نے آواز اٹھائی ہے مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہے۔ موجودہ قرار داد۔۔۔۔

جناب سپیکر: قرار داد پہ آ جائیں۔

جناب شفیع اللہ: ٹھیک ہے جی۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ تیمر گرہ میڈیکل کالج ایک اہم ادارہ ہے جو خیبر پختونخوا کے ایک پسماندہ علاقے میں طبی تعلیم اور صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے، چونکہ کالج پہلے سے فیکلٹی کی کمی کا سامنا کر رہا ہے اور اس وقت تقریباً Forty percent تدریسی عملہ ایڈہاک بنیادوں پر خدمات انجام دے رہا ہے۔ چونکہ ایڈہاک فیکلٹی ممبران کی مدت 31st March, 2025 کو ختم ہو رہی ہے جو کالج کے تعلیمی اور درسی عمل کے تسلسل کے لئے ایک سنگین خطرہ ہے، چونکہ تیمر گرہ ایک دشوار گزار علاقہ ہے جہاں نئے فیکلٹی ممبران کی بھرتی مشکل ہے اور موجودہ ایڈہاک فیکلٹی نے اپنے مستقل روزگار کو خطرے میں ڈال کر اس کالج کو فعال رکھنے کے لئے اپنی خدمات فراہم کر رہی ہے، چونکہ ملازمت کے عدم تحفظ کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار پروفیسرز اس ادارے میں شمولیت یا اپنی خدمات جاری رکھنے سے ہچکچاتے ہیں جو فیکلٹی کی قلت کو مزید سنگین بنا سکتا ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تیمر گرہ میڈیکل کالج کے موجودہ ایڈہاک پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور کنٹریکٹ ڈاکٹرز جن کا کنٹریکٹ ختم ہو چکا ہے، کی مستقلی کے لئے ضروری اقدامات کرے تاکہ معیاری طبی تعلیم کے تسلسل کو یقینی بنایا جا سکے اور تدریسی عمل کسی بھی قسم کے تعطل سے بچا سکے۔ شکریہ سر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ji Sardar Riaz Sahib.

جناب محمد ریاض: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سردار ریاض صاحب۔

جناب محمد ریاض: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر، میرا تعلق کولئی پالس سے ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ کولئی پالس ایک پسماندہ علاقہ ہے، میں آج ایک قرارداد لانا چاہتا ہوں اپنے اس ایوان کے سامنے۔

جناب سپیکر، ہمارے جو تین اضلاع ہیں، کولئی پالس، لوئر کوہستان، اپر کوہستان اور تورغر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس قرارداد پہ آ جائیں نا۔

جناب محمد ریاض: جناب سپیکر، ان میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جو پرائمری ٹیچرز کی بھرتیاں جو ابھی آئی ہیں، ان میں تعلیم شرط رکھی گئی ہے بی ایس، تو بی ایس تعلیم کے ہمارے اس پسماندہ علاقے میں بہت کم لوگ ہیں جو لوکل لوگ ہیں، ہم اس ایوان سے درخواست کرتے ہیں کہ اس بی ایس کو ختم کرکے، اس کو ایف اے کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

ایک اور قرارداد ہے، اپنا انور زیب خان، یامین خان، عبیدالرحمان صاحب ہیں؟ یہ کون پیش کرے گا یہ قرارداد؟ ایک آپ کی ہے؟

جناب عبیدالرحمان: سر، دو تین دن پہلے جمع کی تھی، وہ بھول گیا ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں ہاں، تو۔

جناب عبیدالرحمان: کاپی اگر مل جائے تو۔

جناب سپیکر: یہ کونسی ہے؟ یہ وہ ملاکنڈ والی جو ہے۔

جناب عبیدالرحمان: ملاکنڈ ڈویژن والی جی۔

جناب سپیکر: کوئی اور ہی نہ لے لوں، خیر ہے اس کو یہ آج آخری موقع تھا جو یہ Out of turn میں نے قرار دادیں لی ہیں، اس کے بعد۔

جناب عبیدالرحمان: ہر گاہ کہ ملاکنڈ ڈویژن نو اضلاع پر مشتمل ہے اور صوبے میں آبادی کے لحاظ سے صوبے کا سب سے بڑا ڈویژن ہے اور مذکورہ ڈویژن زیادہ تر پہاڑی علاقوں پر مشتمل ہے جو کہ انتظامی لحاظ سے ملاکنڈ ڈویژن کو کنٹرول کرنا انتہائی مشکل ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی پر زور سفارش کرتی ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے، ملاکنڈ اور پنجکوڑہ ڈویژن، پنجکوڑہ ڈویژن ایک نیا ڈویژن ہے جو کہ چترال بالا چترال پائیں، دیر بالا، دیر پائیں اور باجوڑ پر مشتمل ہو جس کا ہیڈ کوارٹر تیمر گرہ ہو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Akhtar Khan!

جناب اختر خان: شکریہ محترم سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری حل طلب مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اس وقت محکمہ سیاحت کے زیر اہتمام اپر سوات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے جو سوات میں سیاحت کے فروغ کے اور تعمیر و ترقی کے منصوبوں پر کام کر رہا ہے، تاہم اس نام سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ اس ادارے کا دائرہ کار صرف سوات کے بالائی علاقوں یعنی تحصیل بحرین، تحصیل مٹہ خوازہ خیلہ اور تحصیل چار باغ تک محدود ہے جبکہ حقیقت میں سوات کی دیگر تحصیلوں جیسے تحصیل بابوزئی، تحصیل بری کوٹ اور تحصیل کبل میں بھی کئی سیاحتی مقامات موجود ہیں جو اس اتھارٹی کے محدود نام کی وجہ سے نظر انداز ہو رہے ہیں اور ترقیاتی کاموں سے محروم ہیں۔ لہذا یہ معزز ایوان سفارش کرتا ہے کہ اپر سوات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا نام تبدیل کر کے سوات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی رکھا جائے، اس تبدیلی سے نہ صرف ادارے کے دائرہ کار کو پورے ضلع سوات تک پھیلایا جا سکے گا بلکہ سوات

کے تمام سیاحتی مقامات کی ترقی کو یقینی بنایا جاسکے گا۔ اس کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کے لئے ان مقامات تک رسائی بھی آسان ہو جائے گی جو علاقے کی معیشت اور سیاحت کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کرے گا۔ اس قرارداد کو معزز ایوان سے منظور کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب ہیں، کیا کہتے ہیں اس پہ؟ یہ اتھارٹی تو ایکٹ کے ذریعے بنی ہو گی۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ اس طرح ہے کہ جس وقت یہ اپر سوات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بنی تھی تو اس میں صرف چار تحصیلوں کو رکھا گیا تھا لیکن اب چونکہ ان چار تحصیلوں کے علاوہ تین تحصیلیں اور بھی ہیں اور جن میں ٹورازم کے لحاظ سے بہت بڑے اور اچھے علاقے ہیں، جس طرح مرغزار ہو گیا، کڑاکڑ پاس ہو گیا یا کبل میں سکائی لینڈ ہو گیا، تو یہ بہت خوبصورت خوبصورت علاقے ہیں اور اس وقت بھی ہم نے چیف منسٹر کو کہا تھا کہ ان کو Ignore نہ کیا کریں کیونکہ یہ ٹورازم کے لئے Rich علاقے ہیں لیکن بہر حال جو ایکٹ وغیرہ بنا ہے، یہاں سے ہم قرارداد پاس کر کے پھر یہ جائے گی کیبنٹ میں، اگر کیبنٹ اس کی منظوری دیتی ہے تو ٹھیک ہے اس کا نام تبدیل کر کے سوات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: پھر آپ نے اس کے ایریاز کو بھی تبدیل کرانا پڑے گا۔

معاون خصوصی ہاؤسنگ: جی جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

معاون خصوصی ہاؤسنگ: یہ کیبنٹ میں پھر وہ Decision ہو جائے گا۔

Mr. Speaker: Okay.

معاون خصوصی ہاؤسنگ: لیکن آپ بھیج دیں اس کو، تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Sohail Afridi.

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ جناب سپیکر، پوری دنیا جانتی ہے کہ میرا قائد، میرا لیڈر جناب عمران خان صاحب

صرف پاکستان کا نہیں بلکہ دنیا کا مقبول ترین لیڈر ہے، اتنی Popularity کسی بھی ملک میں کسی کے پاس بھی نہیں ہے جو Popularity میرے قائد، میرے لیڈر جناب عمران خان صاحب کے پاس ہے لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ آج بغیر شنوائی کے میرے لیڈر کے کیسز دس دن آگے چلے گئے ہیں اور وہ 26 اور 27 کو سنے جائیں گے اور آج میرے لیڈر، میرے قائد سے وکلاء کو ملنے نہیں دیا گیا جس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، کچھ دن پہلے سپریم کورٹ کے آنریبل جج محسن اختر کیانی صاحب نے کہا تھا کہ پاکستان کے جتنے بھی Pillars ہیں یا ادارے ہیں، وہ Collapse کر گئے ہیں، تو اس پر قومی اسمبلی کے جعلی سپیکر تھوڑا سا برہم ہوئے تھے کہ انہوں نے پارلیمنٹ کی توہین کی تھی، تو اس سپیکر کو جب پارلیمنٹ ہاؤس پر حملہ ہو رہا تھا وہ تو دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن جج صاحب کا وہ بیان جو وہ سچ اور حقیقت کہہ رہے ہیں، وہ نظر آ رہا ہے، جعلی سپیکر کو وہ نظر نہیں آ رہا کہ اس کے پارلیمنٹیرینز قومی اسمبلی کے ایم این ایز کورٹ کے آرڈرز ہونے کے باوجود اڈیالہ جیل میں باہر روک دیئے جاتے ہیں اور ان کو اندر جانے نہیں دیا جاتا، عمران خان سے ملنے نہیں دیا جاتا، تو اس پر تو برہم نہیں ہوتے، نہ ہی اس کو تھوڑی سی شرم آتی ہے لیکن جج صاحب اگر سچ بولتے ہیں تو ان کو برا لگتا ہے۔ جناب سپیکر، یہ ان کا پرانا وطیرہ ہے کہ یہ Sitting Generals, sitting Judges کی، چاہے وہ جلسوں میں ہو، چاہے پارلیمنٹ کے فلور پہ ہو، چاہے نجی محفلوں میں ہو، یہ ان کی تضحیک بھی کرتے ہیں، ان کے خلاف پروپیگنڈے بھی کرتے ہیں اور بات بھی کرتے ہیں، صرف اتنا ہونا چاہیئے کہ وہ جج حق اور سچ پہ ہو، وہ جرنیل حق اور سچ پہ ہو، جو ان کو لاتا ہے چور دروازے کے ذریعے، جو ان کی مانتا ہے صرف وہی ٹھیک ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، قومی اسمبلی پارلیمنٹ ہاؤس سے ہمارے قومی اسمبلی کے ممبران اغواء کر دیئے جاتے ہیں، قومی اسمبلی سے ان کا پروڈکشن آرڈر جاری ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی ان کو قومی اسمبلی میں نہیں لایا جاتا، اس جعلی سپیکر کو اس پر شرم نہیں آتی لیکن جج صاحب اگر سچ بولتے ہیں، حقیقت بولتے ہیں تو یہ برہم ہو جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، کل کا بیان پوری دنیا نے دیکھا کہ ہمارے جنرل صاحب نے جو ٹی وی پہ آ کر کہا، جس لہجے میں کہا، جس طریقے سے کہا اور اس کے بعد میرے لیڈر کے لئے آج یہ پابندیاں یہ ہمیں مزید تشویش میں مبتلا کر رہے ہیں، ہمیں بتایا جائے آج ہی کہ کل ان کا Family day ہے، ان کی فیملی، عمران خان صاحب کی فیملی عمران خان سے ملنے جائے گی، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں سپیکر صاحب، کہ کل سیشن دوبارہ آپ بلائیں، اگر کل میرے لیڈر، میرے قائد سے ان کی فیملی کو نہ ملنے دیا گیا، ان کی اہلیہ

کو نہ ملنے دیا گیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ کل اسمبلی کے فلور پر ہم دوبارہ آواز اٹھائیں گے اور اپنا اگلا لائحہ عمل بھی دیں گے کہ ہم نے احتجاج کس طریقے سے کرنا ہے اور کہاں کرنا ہے ان شاء اللہ وتعالیٰ۔ (تالیاں)

جناب سپیکر، اللہ تعالیٰ محترم شہید ارشد شریف کو کروٹ کروٹ جنت دے، انہوں نے ایک بات کی تھی کہ بادشاہ ننگا ہو گیا ہے، جناب سپیکر، شاید آپ نے شطرنج کھیلا ہو، سپیکر صاحب، آپ کی توجہ چاہتا ہوں، شاید آپ نے شطرنج کھیلا ہو، شطرنج میں پیادے ہوتے ہیں، گھوڑے ہوتے ہیں، وزیر وغیرہ وغیرہ، جب یہ سب ناکارہ ہو جاتے ہیں یا ان کی کوئی اہمیت نہیں رہتی یا جو ہے گیم سے آؤٹ ہو جاتے ہیں تو پھر بادشاہ خود میدان میں آتا ہے، تو سپیکر صاحب، وہاں پر اگلے کو پتہ چلتا ہے کہ کھیل کس کے ہاتھ میں ہے؟ شطرنج کے اس کھیل میں بادشاہ اب خود میدان میں آگیا ہے، تو ہمیں پتہ ہے کہ ان کے پیادے اور ان کے گھوڑے جو ہیں اب ناکارہ ہو چکے ہیں۔ تو جناب سپیکر، ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان میں Rule of law ہو، پاکستان میں آئین اور قانون کی بالادستی ہو، پاکستان میں حقیقی جمہوریت ہو، میرا لیڈر میرا قائد جناب عمران خان صاحب صرف اور صرف پاکستان میں آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، حقیقی آزادی اور جمہوریت لانا چاہ رہے ہیں، ہم اس وجہ سے اپنے لیڈر اپنے قائد کے ساتھ ہیں کیونکہ ہمیں لگتا ہے کہ ان شاء اللہ وتعالیٰ اسی وجہ سے ہمارا مستقبل، ہمارے بچوں کا مستقبل اس ملک میں بہتر ہوگا، تو آپ لوگوں نے جتنا ظلم کرنا تھا، جتنے ستم کرنے تھے، جتنی بربریت کرنی تھی، جتنی فسطائیت کرنی تھی، کسی کو لانچ کرنا تھا، کسی کے تجزیئے ہم نے سننے تھے، کسی کو لوٹا کرنا تھا، کسی کا ضمیر خریدنا تھا، عمران خان پر جیل کے اندر پابندیاں لگانی تھیں، وہ آپ لوگوں نے ان کی فیملی کو اغواء کرنا تھا، ان کی اہلیہ کو جیل میں ڈالنا تھا، ان کی پارٹی کو توڑنا تھا، اس سے نشان لینا تھا، سب کچھ کر لیا، تمام تجربے ختم، تمام حربے ختم، تمام ظلم اور ستم ختم لیکن اس کے باوجود بھی اگر بادشاہ خود میدان میں آرہا ہے تو برائے مہربانی اپنی ہار تسلیم کر لی جائے اور مان لیا جائے کہ پاکستان میں صرف اور صرف ایک ہی لیڈر ہے اور اس کے پیچھے عوام کھڑے ہیں۔ (تالیاں)

باقی جتنی بھی تمام لیڈر شپ ہے اور جتنے بھی اداروں میں کرپٹ لوگ بیٹھے ہیں، ان کے پیچھے عوام کھڑے نہیں ہیں، ان کے پیچھے عوام پڑے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ سب کو آئین اور قانون کے کٹہرے میں لاکر ان کا حساب ہوگا، عمران خان کو ہم جیل سے باہر بھی نکالیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور اس کو دوبارہ وزیراعظم بھی بنائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (تالیاں) جناب سپیکر، ایک ریکویسٹ ہے کہ یہ سیشن کل تک

ملتوی کیا جائے اور کل ہم دوبارہ اگر عمران خان کو اس کی فیملی سے نہ ملنے دیا گیا تو ہم اپنا لائحہ عمل دیں گے۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جلال خان، آپ کیا کہتے ہیں؟

جناب جلال خان: قرارداد پیش کر دوں؟

جناب سپیکر: قرارداد کو چھوڑیں، آپ ویسے بات کر لیں۔

جناب جلال خان: اچھا جناب سپیکر، میں نے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنی تھی، Disable persons جن کو Special persons بھی کہا جاتا ہے، Unfortunately ان کے لئے جو پوری دنیا میں Globally ان کے لئے ایک سپیشل قوانین ہوتے ہیں، ان کے جو حقوق ہوتے ہیں لیکن ہمارے صوبے میں ان کے جو حقوق ہیں وہ ان کو نہیں مل رہے ہیں، تو باہر ہمارے Special persons آئے ہیں Protest کر رہے ہیں، تو مہربانی کریں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اپنے کسی Representative کو بھیج دیں تاکہ ان کے مسئلے سن کر ان کے مسئلوں کا حل نکالا جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ایسے حقوق ان کے واضح کریں جو ان کو نہیں مل رہے ہیں۔ آنریبل منسٹر تشریف رکھتے ہیں، وہ اس کا جواب دے دیں گے، کون سے ایسے حقوق ہیں جو انہیں نہیں مل رہے ہیں؟

جناب جلال خان: نہیں، کافی مسئلے ہیں سپیکر صاحب، ان کے میں نے کچھ سنے بھی ہیں لیکن بہتر ہے کہ آپ اگر کسی کو بھیج دیتے تو مہربانی ہو گی اور یہ قرارداد پیش کرنا تھی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آنریبل منسٹر صاحب اس کا جواب دیتے ہیں۔

سید قاسم علی شاہ (وزیر سماجی بہبود): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب، بالکل آج جو ہمارے معذور افراد ہیں، انہوں نے احتجاج کیا مگر اس کے بعد میری ابھی ملاقات ہوئی اور ان کے جو تھوڑے بہت تحفظات تھے، وہ میں نے دور کئے۔ میں بتاتا چلوں کہ ان کو ایک اعتراض اس بات پہ تھا کہ جو ان کا ایکٹ ہے، Disable لوگوں کا جو ایکٹ ہے وہ ابھی تک پاس نہیں ہو پایا، تو میں نے ان کی اس چیز کی وضاحت کی کہ وہ آخری مراحل میں ہے اور ان شاء اللہ دو مہینے کے اندر ہم اس ایکٹ کو پاس بھی کر لیں گے اور اس پہ جو چیزیں اور مراحل ہیں، ان کو اچھی، بخوبی طریقے سے ہم طے بھی کر لیں گے۔ میں بتاتا چلوں کہ اس دور حکومت میں جو کچھ ہم نے اپنے Disable بھائیوں کے لئے کیا ہے، اس پہ میں ذرا آپ کو اس چیز پہ روشنی بھی ضرور ڈالتا چلوں، سب سے پہلے ہم ان کو جو ہے الیکٹرک وہیل چیئرز، اس کے علاوہ

سادہ وہیل چیئرز، ٹرائی سائیکل، ان سب چیزوں کے جو ہے، خصوصاً جو الیکٹرک وہیل چیئرز ہیں، ان کے ہم ٹینڈرز کر چکے ہیں، ان کو بلا سود قرضے دو ایریاز سے مل رہے ہیں، ایک جو ہمارے پانچ لاکھ تک کے قرضے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ دے رہا ہے، وہ الگ ہے، اس کے علاوہ ایک لاکھ روپے کا قرضہ جو صرف Disable لوگوں کے لئے ہے، وہ الگ ہے، وہ Already ہم نے ان کو بتا دیا ہے، تو وہ قرضے بھی ان کو دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ جو قانون سازی کے مراحل ہیں، وہ آخری مراحل میں ہیں، وہ بہت جلد پورے ہو جائیں گے اور ان کو میں نے مطمئن کر کے یہاں سے بھیجا ہے اور جو کچھ ہماری یہ حکومت اپنے ان Disable بھائیوں کے لئے کر رہی ہے، اس پہ انہوں نے تسلی کا اظہار بھی کیا ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا جی۔ یہ میرے ساتھ بھی ان کی بات ہوئی تھی، تو وہ آپ کے جو ڈائریکٹر ہیں، وہ پھر انہوں نے مجھے بتایا کہ جی ہم ان کے پاس گئے ہیں اور منسٹر صاحب کے ساتھ ان کا ٹائم ہم نے فکس کر دیا ہے اور اچھا ہوا کہ آپ نے Explain کر دیا۔ Honourable Minister for Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرے Colleagues نے، علی شاہ صاحب جو ہمارے ایم پی اے ہیں اور کافی بڑی عمر کے ہمارے بزرگ ایم پی اے صاحب ہیں، ان کے ساتھ جو کچھ اسلام آباد میں کیا گیا اور پھر لوگوں کو ان کی Arrest کے بارے میں مختلف آراء انہوں نے بنائیں، کچھ مختلف انہوں نے خبریں چلائیں جو کہ بڑا افسوسناک ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، میں ججز کی اپوائنٹمنٹ جو Recently ہوئی ہے تمام ہائی کورٹس میں اور سپریم کورٹ میں، اس کے بارے میں چند ایک منٹ لینا چاہوں گا۔ سپیکر صاحب، اس طرح ہے کہ 9 مئی سے پہلے یا 9 مئی کے بعد جو کچھ ہوا، وہ ساری دنیا کے سامنے ہے اور ججز اپوائنٹمنٹ کے حوالے سے میں تھوڑا Background میں جانا چاہوں گا کہ ایک طرف ہماری State کے تین بڑے Pillars ہوتے ہیں، ایک ایگزیکٹیو ایڈمنسٹریشن، دوسرا جوڈیشری اور تیسرا Legislature، تو جناب سپیکر، Legislature میں فارم سینتالیس والے بیٹھیں ہوئے ہیں، وہ Compromised ہیں وفاق کے ساتھ، اور یہاں بھی چند ایک ہیں، ایگزیکٹیو بھی Compromised ہے، چونکہ فارم سینتالیس والے لوگ بیٹھے ہوئے تھے وفاق میں اور اسی طرح جوڈیشری تھوڑی بہت اس کی Supremacy تھی، اس کی Credibility تھی، تو جناب سپیکر، میں جوڈیشری کے حوالے سے تھوڑا سا Background بتانا چاہوں گا اپنے عوام کے لئے اور ان کی Memory refresh کرنا چاہوں گا کہ 9 مئی کے بعد یا اس سے

پہلے یا اس کے بعد جو فلم چلائی گئی، جو ظلم کے پہاڑ ڈھائے گئے، ایک پاپولر پارٹی کو جس طرح دیوار کے ساتھ لگایا گیا، ظلم و ستم کئے گئے، فسطائیت کی گئی، پارٹی کی لیڈرشپ کو توڑا گیا، پریس کانفرنسز کرائی گئیں، Party affiliation تبدیل کی گئی، لوگوں کو کس طرح بلیک میل کیا گیا، کس طرح ان کی فیملیز کو زدو کوب کیا گیا، Pressurized کیا گیا، ٹھیک اس طرح جعلی ایف آئی آریں بنائی گئیں، میں ان ڈیٹیلز میں نہیں جانا چاہوں گا جناب سپیکر، 8 فروری کو پاکستان تحریک انصاف جو کہ اس صوبے میں جو Three fourth majority ($3/4^{th}$) ہے ماسوائے چند ایک کے جو فارم سینتالیس والے، بڑی معذرت سے، بیٹھیں ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی Three fourth majority اس صوبے میں ہمیں حاصل ہوئی۔ اسی طرح وفاق میں بھی Two third majority سے زیادہ میرا ماننا ہے کہ وہاں پہ بھی ہمیں مینڈیٹ دیا گیا عوام کی جانب سے، اسی طرح سندھ میں بھی میجارٹی سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تھی فارم پینتالیس، لیکن کراچی کو کس طرح لوٹا گیا؟ آپ سب کے سامنے ہے۔ پھر اسی طرح بلوچستان میں بھی، جناب سپیکر، الیکشن سے پہلے Symbol لینا اور یہ سارا کچھ آپ کے سامنے ہے، Symbol کو عین آخری دن پہ ایک پاپولر پارٹی سے Election symbol چھینا گیا اور وہ بھی عدالت کی مدد سے، عدالت کی مدد سے وہ سارا کچھ ساری واردات ڈالی گئی۔ جناب سپیکر، آپ کو اگر یاد ہو، ہمیں اس صوبے میں Reserved seats سے محروم رکھا گیا جن میں ہماری خواتین کی مخصوص نشستیں اور ینارٹیز کی نشستیں، وہ اب تک ہمیں انہوں نے نہیں دیں، الیکشن کمیشن نے جوڈیشری کے ساتھ مل کر ہمیں ابھی تک وہ حق نہیں دیا۔ تو جناب سپیکر، اب بھی ہمارا ہاؤس کمپلیٹ نہیں ہے۔ اچھا، اس کی بنیاد کے اوپر سینیٹ کے الیکشنز ہوتے ہیں، سینیٹ کے الیکشنز ایک صوبے کے نہیں کئے گئے، ابھی بھی سینیٹ میں ہماری Representation نہیں ہے۔ اچھا جناب سپیکر، اس کے بعد Presidential elections ہو جاتے ہیں، Presidential elections میں صوبے کے ایک Federating unit کا ووٹ نہیں ہے، وہاں سے ووٹ نہیں دیئے گئے، اس کی Representation complete نہیں ہے، تو Automatically وہ Presidential elections جو ہیں، وہ بھی ایک بوگس Presidential elections کئے گئے۔ جناب سپیکر، میں اپنی مدعا کی طرف آنا چاہوں گا، نمبر آتا ہے چھبیسویں آئینی ترمیم کا، چھبیسویں آئینی ترمیم جس طریقے سے اس کے لئے راہ ہموار کی گئی، اس سے پہلے سپریم کورٹ کی مدد سے آرٹیکل 63(A) کو اڑایا گیا، Floor crossing کو جائز قرار دیا گیا جس کی وجہ سے ایم این ایز کی

منڈی لگی، ان کی بولیاں لگیں، ان کو ایک ایک، ڈیڑھ ڈیڑھ ارب روپے آفر کئے گئے، ان کی فیملیز کو زدوکوب کیا گیا، ان کو Pressurize کیا گیا، ان کو اٹھایا گیا، یہاں پہ آپ بھی گواہ ہیں جناب سپیکر، کہ ہمارے سوات سے جو ایک ایم این اے صاحب تھے، ان کو اس وجہ سے Pressurize کیا گیا اور بلیک میل کیا گیا کہ آپ Previous setup میں ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل تھے اور آپ آرٹیکل 200 سے 260 تک Service of Pakistan کے ضمن میں آتے ہیں تو آپ کو نااہل کیا جائے گا، اس کے لئے پھر ہم نے یہاں سے قانون میں ترامیم کیں جو ہمارے ساتھ Law Officers Act ہے، اس میں ہم نے ترامیم کیں اور ان کو Safeguard کیا۔ جناب سپیکر، کہنے کا مقصد کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ چھبیسویں آئینی ترمیم کو عدالت کی وجہ سے، عدالت کی مدد سے، قاضی فائز عیسیٰ کی مدد سے اس کے لئے Floor crossing کے لئے راہ ہموار کی گئی، چھبیسویں آئینی ترمیم غیر آئینی ترمیم کی گئی جس میں عدالت کی Independence of judiciary کو تباہ و برباد کیا گیا، اس کو compromised کیا گیا، جناب سپیکر، Parallel judiciary بنائی گئی، Constitutional benches کے نام پہ عدالت کو تقسیم کیا گیا، Constitutional benches میں اپنے من مانے ججز بٹھائے گئے۔ جناب سپیکر، چھبیسویں آئینی ترمیم میں جو سب سے بڑی واردات ڈالی گئی، وہ آرٹیکل 175(A) میں ترمیم کی گئی جس میں جوڈیشل کمیشن آف پاکستان کو جان بوجھ کر وہ جعلی حکومت اور جعلی حکمرانوں کی میجارٹی اس میں لائی گئی، ان کی ممبر شپ بڑھائی گئی اور اس کی بنیاد کے اوپر جتنی بھی ہائی کورٹ میں اپوائنٹمنٹس ہوئیں، ججز کی اپوائنٹمنٹ ہوئی، آپ خود دیکھ لیں، میں بھی چونکہ اس میں ممبر تھا، ہر ممبر Recommend کر سکتا ہے اپنے Nominees کو، ہم نے بھی Recommend کیا، ہم نے Unanimously recommend کیا، ہمارے چار ممبرز تھے، ایک Opposition Leader of the National Assembly، Opposition Leader of the Senate اور اس طرف سے ہمارے صوبے سے ہمارے لغمانی صاحب تھے بار کونسل کی طرف سے اور میں پراونشل گورنمنٹ کا As a Law Minister اس کا ممبر بنا۔ جناب سپیکر، ہم نے بھی Unanimously collectively recommendations کیں، Nominations کیں، آپ یقین کریں جناب سپیکر، اس سے پہلے جتنی بھی اپوائنٹمنٹس ہوا کرتی تھیں، ان اپوائنٹمنٹس میں سے Fifty percent آپ کے لاء آفیسرز جو ہیں وہ Elevate ہوتے تھے ہائی کورٹ میں، لیکن شرم کی بات ہے کہ اس دفعہ لاء آفیسرز کو ہمارے اے جی آفس کو یکسر نظر انداز

کیا جاتا ہے، اس میں ایک بھی Elevation کے قابل نہیں ہوتا، ایک بھی ممبر، ایک بھی Nominee اور ان کے وہ ججز جو کہ ڈسٹرکٹ ججز رہ چکے ہیں، جو کہ بد عنوانی پہ وہ Resign دے چکے ہیں اور اس کے باوجود آج وہ Elevate ہوئے ہیں ہائی کورٹس میں، اور اسی طرح ایک جج کو اس بنیاد پہ ہائی کورٹ سے سپریم کورٹ کو Elevate نہیں کیا گیا کہ اس پہ Allegations تھے کہ آپ نے پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کو اپنے 'Judgments میں ریلیف دیا ہے، آپ نے ان کو Bails دیئے ہیں، آپ نے ان کو Transit bails دیئے ہیں۔ تو جناب سپیکر، یہ حالات ہیں، میں یہ صرف آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا، ریکارڈ پہ لانا چاہتا تھا، یہ ججز اگلے آئندہ دس سال کے لئے Manage کئے گئے، جوڈیشری کو Manage کیا گیا، اس سے اپنی مرضی کے فیصلے لئے جائیں گے، اس سے پھر القادر ٹرسٹ جیسے جعلی فیصلے لئے جائیں گے، اس سے پھر توشہ خانہ جیسے ظلم سے بھرپور فیصلے لئے جائیں گے، اپنے من مانے فیصلے لئے جائیں گے۔ تو جناب سپیکر، یہ حالات ہیں، اناللہ وانا الیہ راجعون ہماری جوڈیشری کے لئے بھی، ہماری جوڈیشری کی تاریخ ویسے بھی کوئی اتنی اچھی نہیں تھی لیکن پھر بھی درمیان میں اس طرح کے آنریبل ججز آئے ہیں جنہوں نے اس کی Credibility کو بحال کیا لیکن بد قسمتی سے آج حالات یہ ہیں کہ آپ کی ایگزیکٹیو Legislature کے ساتھ ساتھ آپ کی جوڈیشری Totally compromised ہے، تو اس سے ہم کوئی بھی خیر خواہی کی Expectation نہیں رکھتے، ان شاء اللہ ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے، ہمارے لیڈر کے ساتھ ان کی انسٹرکشنز کے اوپر ان شاء اللہ ہماری جدوجہد جاری رہے گی اور اگر کوئی سمجھتا ہے کہ 26 نومبر کو تاریخ کا گھناؤنا ڈی چوک اینڈ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ظلم اور جبر کرتے ہوئے وہ ہمیں ڈرائیں گے یا دھمکا لیں گے تو یہ ان کی بھول ہے۔ جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ الحمدللہ ہم اگر خان صاحب کے ساتھ ہیں تو ہم ان کے اوپر کوئی احسان نہیں کر رہے ہیں، ہم اپنی آنے والی نسلوں کے لئے، اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے، ان کے بہتر مستقبل کے لئے ان کے ساتھ یہ جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہم ان شاء اللہ اپنی کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، تو آپ کا بہت شکریہ جی۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر، ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں، ہم بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالغنی خان، عبدالغنی خان کا مائیک On کریں۔ میڈم، آپ کو ہم اتنا حق دیتے ہیں کہ میرے اوپر الزام لگا دیتے ہیں کہ تم اپوزیشن کے ساتھ ملے ہو۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہمارا حق بنتا ہے کہ آپ مجھے ٹائم دیں تاکہ میں بھی کچھ اس فلور کے اوپر اپوزیشن کی طرف سے بات کر سکوں۔

جناب عبدالغنی: شکریہ جناب سپیکر، تین دفعہ کھڑے ہو گئے صبح سے، جناب سپیکر، کچھ دن پہلے آفریدی قبیلے کا قومی مشر اور ساتھ ساتھ تیراہ ایسوسی ایشن کے صدر، تاجران ایسوسی ایشن کے صدر حاجی شیر محمد کو بے دردی سے شہید کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے گھر والوں کو صبر جمیل دے، سب ہاؤس والے جو ہیں ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

جناب سپیکر: دعا فرمائیں جی۔

(اس مرحلہ پر دعا مغفرت کی گئی)

جناب عبدالغنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ اس طرح ہے، ثوبیہ بی بی، یہ عبدالغنی صاحب بات کریں، پھر نعیم ہے، داؤد شاہ ہے، سب سے پہلے اس نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کہا تھا مگر وہ پھر۔۔۔۔

جناب عبدالغنی: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: خیر ہے، آخر میں آپ کو دوبارہ لے لیں گے، آپ ذرا انتظار کریں۔

جناب عبدالغنی: جناب سپیکر، د تیرو نهه لس میاشتو نه چې کله دې اسمبلئی ته مونږ راغلی یو، مونږ چې کوم دے د خپلې علاقې عوامی مسائل دا مونږ اجاګر کړی دی او خاص کر د امن وامان په حوالې سره دې نه مخکښې هم چې کوم دے زما د خپلې حلقې چې کوم د امن و امان صورتحال دے، په هغې باندې ما سپیچونه کړی دی۔ سپیکر صاحب، د دې نه مخکښې هم څنګه دعا اوکړه، د تیراه د تاجر ایسوسی ایشن چې کوم صدر وو، هغه ئے په بې دردئ سره شهید کړو، مونږ دا بار بار د ریاست د ذمه دارو نه هم دا مطالبه کوؤ چې کوم واکداران دی، هغه خلق چې کوم پالیسی جوړوی، هغه خلق چې د ډالرو د پاره په دې سیمو علاقو کښې آپریشنونه launched کړی دی، ما بې کوره کوی، ما بې وطنه کوی، زما بازارونه، زماسکولونه دا هر څه تباه شوی دی، یو ځل بیا حالات په مرجه ډسترکټس کښې، په جنوبی اضلاع کښې بیا په یو سوچا سمجها منصوبې خراب شوی دی، لکه د نن نه یو نیم کال مخکښې د امن سفیر مراد سعید چغې وهلې چې بیا دغې علاقې ته ئے طالبان راوستل او باربار ئے مونږ

له، د پارټۍ ملګرو له دا انسټرکشنز ورکول چې تاسو راپورته شئ او په خپلو علاقو کښې د امن پاڅونه اوکړئ خو دا مطالبه د خلقونه اوکړئ چې تا جرګې والا د افغانستان نه بیا د مذاکراتو د پاره راوستل، دلته دې پرې بیا حالات خراب کړل، ستا نه مخکښې خو دغه پښتنو، پښتونخوا عوام د دې وطن د پاره قربانئ ورکړې، مائیندې بورې شوې، سکولونه، بازارونه هر څه زمونږ تباه وبرباد شول، د څه شی د پاره؟ د ریاست د پاره۔ مراد سعید چغې وهلې چې په دې پردی جنګ کښې مو مه شهید کوه، په پردی جنګ کښې ما مه بې کوره کوه، په پردی جنګ کښې نور دا ځوانان مه شهیدان کوه، دا به ئے چغې وهلې، نن هغه مراد سعید د چا د وجې نه چپ شوے دے؟ د چا د وجې نه څنډې ته شوے دے؟ چې د امن خبره ئے کوله، بیا په خبره باندې هغه له کوم Threats ملاؤیدل، هغه صرف د امن خبره ئے کوله، هغه د دې حالاتو خبره کوله چې نن په خیبر پختونخوا کښې کوم حالات دی، هغه دا حالات کتل، نن هغه له چې کومې دهمکئی روانې دی نو په دغه وجه باندې نن که مراد سعید فرنټ له نه راځی هغه ځان څنډې ته کړے دے په دغه وجه او شاید چې هغوی همیشه د دغه پښتونو او دغه قبائلو آواز ئے اوچت کړے دے، نو سپیکر صاحب، زما په علاقه کښې بیا دا خبره کیږی، اسټیبلشمنټ یا چې کوم دلته د سیکیورټی فورسز والا مشران دی، هغوی به مشرانو ته وئیلی وی، باز ګشت کوی دا خبرې چې یا تاسو امن کمیټئ ته اودریږئ او یا علاقه خالی کړئ۔ آیا دا د امن وامان ذمه داری د چا ده؟ چې ته ما باندې امن کمیټئ جوړوې، دا د ریاست ذمه داری ده، دا د ادارو ذمه داری ده، ما ته وائی چې علاقه پریږده، د دې نه مخکښې دغې اسمبلئ د آپریشن خلاف دوه ځلې قرارداد پاس کړے دے او مونږ دا وئیلی دی چې په دغه سیمه کښې به نور آپریشنونه نه کوې، نو سپیکر صاحب، زه د دې سټیج نه هغه خلقو ته دا پیغام ورکوم چې نه والله که امن کمیټی جوړه کړم، نه والله که علاقه پریږدم،نه والله که دې علاقې نه اوځم، چې هغه څنګه دې راوستلی دی هم هغه شان واپس بوځه، مونږ په دغه خبرو کښې بالکل د دغه خبرې سره مونږ Agree کیدو والا نه یو چې مونږ به یا علاقه پریږدو یا به مونږ کمیټی جوړه کړو، د ټول

قوم دا فیصله ده، د ټول قوم فیصله ده، د ټولې قبیلې دا فیصله ده چې نه والله که اوځو او نه والله مونږ لبنکر جوړ کړو۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه۔

جناب سپیکر: داؤد شاہ، ان بیچاروں کو بولنے دیں۔

جناب داؤد شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ تھینک یو سپیکر صاحب، وزیر مالیات صاحب بھی موجود نہیں ہیں اور وزیر قانون صاحب بھی موجود نہیں ہیں، تھوڑا ہمیں، میرے خیال میں سجاد صاحب موجود ہیں، وہ ہمیں Assist کر لیں کہ ہمارے ساتھ ایک کمٹمنٹ ہوئی ہے کہ ہم جو جرما اور شاہ پور چھپئ کی زمینوں کے حوالے سے سی ایم صاحب نے اعلانات بھی کئے تھے جبکہ جرما میں کچھ زمینوں کے انتقالات وغیرہ ہو چکے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک Embarrassing situation کوہاٹ میں Create ہوئی ہے، ہماری ایک اے سی صاحبہ لوگوں کے گھروں کو مسمار کر رہی ہے جبکہ عمران خان کا ویژن اور Mindset یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کو گھر دینا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر اس طرح لوگوں کے گھروں کو گرانا تھا تو ہمارے ساتھ جو منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ ہم کمیٹی اور جو لوگ آپ کے کوہاٹ کے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر اور ہماری جو Priority ہے کہ Legislation ہونی چاہیئے، منسٹر صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ کیبنٹ میں بھی اس کو لے کر جائیں گے اور Proper اس کی Legislation ہو گی، یہ 2011 سے لے کر 2018 تک اس طرح کا سلسلہ انتقالاتوں کا چلتا رہا اور پھر 2025 ہو گیا، تو تین چار حکومتیں ہو گئیں، اور ہمارے لوگوں کو ابھی تک وہ مالکانہ حقوق بھی نہیں مل رہے ہیں جبکہ ان کے گھروں کو مسمار بھی کیا جا رہا ہے، تو اگر یہی سابقہ شیوا ہے، تو اس کو اتنا اگر مطلب ہے کہ شوق ہے تو کوہاٹ میں پی اے ایف گیٹ کے سامنے ایک بڑی دیوار کھڑی ہوئی ہے اور روڈ میں کھڑی ہوئی ہے، تو اس کو ذرا گرا کر دکھائیں تاکہ لوگوں کو، مطلب لوگوں کو بھی پتہ چل جائے کہ یہ وہ کس طرح دبنگ بنی ہوئی ہے۔ سپیکر صاحب، میں نے لوگوں کا جو مجمع تھا، ان کا میں نے جلسہ کروا دیا اور میں نے کہہ دیا کہ اب آپ آئیں اور ان لوگوں کے گھروں کو گرا کر کے دکھائیں، تو سپیکر صاحب، میری یہ آپ سے بھی درخواست ہے کہ یہاں سے ڈائریکشن دے دیں کہ اس طرح کی پریکٹس کوہاٹ میں میں نہ Accept کروں گا اور بحیثیت ممبر میں اس کے خلاف Protest بھی کرتا ہوں اور میں آپ سے بھی چاہتا ہوں کہ آپ ڈائریکشن دے دیں کہ اس طرح کے گھروں کو مسمار نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے داؤد شاہ، یہ چونکہ ایڈمنسٹریٹیو معاملہ ہے تو اس پر پہلے بھی وزیر محترم کی کافی لمبی چوڑی بات ہو چکی ہے، میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ قصہ بہت پرانا ہے، لوگوں کو یہ زمین دی گئی تھی، کچھ Commitments کی گئی تھیں، پھر نذیر عباسی صاحب نے یہاں بتایا ہاؤس کو کہ جی سرکاری جگہ بیچی نہیں جاسکتی، وہ Lease out ہو سکتی ہے یا کوئی وہ کرائے پہ دی جاسکتی ہے۔ میجر سجاد صاحب کا مائیک On کریں تاکہ ساتھ ساتھ وہ چلتے رہیں، داؤد شاہ کا مائیک بھی On کریں۔

جناب داؤد شاہ: سر، اس نے اس طرح کہا تھا کہ اس کی Proper legislation ہوگی، تو Legislation کے لئے کوئی افغانستان سے لوگ تو نہیں آئیں گے نا، یہی اسمبلی کے جو ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، یہی Legislation کریں گے نا، Proper legislation کے لئے اس فورم پہ اگر کیبنٹ نے پہلے بھی Approval دی ہے کہ Proper legislation ہونی چاہیئے تو اب مطلب ہے اسمبلی بھی موجود ہے اور Proper legislation کے لئے کیبنٹ سے اگر وہ ڈائریکشن وغیرہ دی جائے تو ان شاء اللہ Proper legislation ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): ٹھیک ہے سر، میں نے پوائنٹ نوٹ کر لیا ہے، جو بھی ان کا معاملہ ہے، متعلقہ محکمے سے میں ساری معلومات لے کر ان کے ساتھ بھی ڈسکس کر لوں گا اور ان کو میں Feedback دے دوں گا کہ جہاں تک ہم اس پہ Proceed کر چکے ہیں، وہ سارا میں ان کے ساتھ شیئر کر لوں گا۔

جناب داؤد شاہ: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: نعیم خان۔

جناب محمد نعیم: شکریہ سپیکر صاحب، په سابقه، په دې تیره 12 فروری باندې چې زمونږ کوم معزز ممبر نیولے شوے دے علی شاه خان، یو خو زه د هغوی د پروډکشن آرډر ریکویسټ کوم چې د هغه پروډکشن آرډر جاری شي۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، یہ بالکل ٹھیک ہے جی، اس پہ پروڈکشن آرڈر جاری کریں اور آپ ساتھ ہی سپیکر قومی اسمبلی کو بھی کاپی کریں گے اور اس کے Through بھی یہ Route ہوگا، ہم نے یہ مدعا سپیکر کانفرنس میں اٹھایا تھا کہ ہم جب دوسرے صوبے کے لئے پروڈکشن آرڈر جاری کرتے ہیں تو یہ اس پہ پوری طرح عمل درآمد نہیں کرتے، تو پھر وہ سپیکرز کانفرنس میں یہ فیصلہ ہو گیا تھا کہ ایسا کوئی معاملہ ہوگا تو

پھر وہ سپیکر قومی اسمبلی کے Through ہم Route کریں گے، تو ڈائریکٹ بھی آپ بھیجیں گے اور سپیکر قومی اسمبلی کے Through بھی بھیجیں گے، یہ دے دیں گے، ان میں سے کوئی ایک دے دے گا، ٹھیک ہے۔

جناب محمد نعیم: تھینک یو سر، مہربانی۔

جناب سپیکر: .Okay رجب علی عباسی صاحب۔ (مداخلت) کون سے منسٹر صاحب؟ وہ ابھی نہیں ہے نا، پھر جب آئیں گے، دے دیں خیر ہے۔

جناب رجب علی خان عباسی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔

جناب سپیکر: رجب صاحب، آپ بات کمپلیٹ کریں، بس ختم کر کر رہا ہوں اس کو۔

جناب رجب علی خان عباسی: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ اور اس ایوان کی توجہ آپ کی وساطت سے ایک بڑے انتہائی اہم اور سنگین مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، صوبے بھر میں جہاں جنگلات ہیں، وہاں پر اور بالخصوص ہزارہ ڈویژن اور ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں پچھلے دو مہینوں سے ہمارے ایبٹ آباد اور ہزارہ میں کوئی ایسی چوٹی نہیں ہے جس پہ آگ نہ لگی ہو جنگلات میں اور اس کا نقصان اور خمیازہ ایک تو یہ کہ جنگلات مسلسل وہ جل رہے ہیں، اس کے بعد جو وائلڈ لائف ہے، وہ متاثر ہو رہی ہے اور سب سے بڑا اہم مسئلہ اس دفعہ یہ ہوا کہ جنگلات کے قریب جو ہمارے گلیات میں اور لوئر گلیات میں جو آبادی تھی، مقامی لوگوں کی املاک کا نقصان ہو گیا ہے، ان کے مکان جل گئے ہیں، ان کے مویشی اس آگ میں جل گئے ہیں، تو میری استدعا آپ سے یہ ہے اس ایوان کے توسط سے، کیونکہ جب ہم نقصان کے لئے یا اس کے ازالے کے لئے جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں جی جنگلات میں لگی، آگ کا مقامی آبادی کو معاوضہ نہیں دیا جائے گا، تو میری استدعا یہ ہے کہ جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے، ان کے لئے کوئی معاوضے کا ایسا کوئی بندوبست کیا جائے تاکہ ان کا نقصان پورا ہو سکے۔

جناب سپیکر: میجر سجاد صاحب، آنریبل منسٹر ایگریکلچر، منسٹر ایگریکلچر صاحب، کمال ہے، اچھا، کدھر آپ غیر حاضر ہیں، کانوں میں آپ نے کوئی وہ لگایا ہوا ہے؟

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): کیا سر؟

جناب سپیکر: ہم آپ کو پانچ منٹ سے کہہ رہے ہیں جناب وزیر محترم، جناب وزیر محترم۔

وزیرزراعت: اچھا، معذرت چاہتا ہوں، اصل میں وہ اپوزیشن رکن ہمارے پاس ادھر تشریف لے آئے تو میں نے کہا ایسا نہ ہو کہ اس کی بے اکرامی ہو جائے۔

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے کہ رجب عباسی صاحب نے کچھ باتیں کی ہیں، وہ Kindly آپ نوٹ کر لیں اور یہ چونکہ محکمہ جنگلات سے متعلق ہیں تو پھر Concerned quarter تک یہ پہنچا بھی دیں۔

وزیرزراعت: ٹھیک ہے جناب سپیکر، میں ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں، ان سے ساری معلومات لے کر اوران شاء اللہ ان کی تسلی تک ہم سارے جوابات تیار کر کے ان کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ لائق خان کدھر چلے گئے ہیں؟ لائق خان چلے گئے؟ چلیں پھر سہی، اچھا۔

وزیرزراعت: میں آپ سے پھر بات کر لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 P.M., Monday, 3rd March, 2025.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 03 مارچ 2025ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)